ملفوظاتِ قدسیہ

از

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ الصمد

محبوب خلیفہ حضرت خواجہ میرزا مظہر جانِ جاناں شہید مجددی علیہ الرحمۃ

پسندیدہ مشغلہ

محمد عبد الخالق توکلی مجددی عفی عنہ

نیاز مند فقراء و علمائے حق

"باب محبوب" W-S,3-K گلستان کالونی نمبر 1، فیصل آباد

0333-9926213

ناشر:

مکتبہ سلطانیہ

محمد پورہ فیصل آباد فون: 041-2637239

ملفوظاتِ قُدسیہ

از

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرّہ الصّمد

محبوب خلیفہ حضرت خواجہ میرزا مظہر جانِ جاناں شہید مجددی علیہ الرحمۃ

پسندیدہ مشغلہ

محمد عبدالخالق توکلّی

نیازمندِ فقراء وعلمائے حق

"بابِ محبوب" W-S.3-K، گلستان کالونی نمبر1، فیصل آباد
0333-9926213

نام کتاب .... ملفوظاتِ قُدسیہ

مترتب .... محمد عبدالخالق توکلّی

پروف ریڈنگ .... محمد عبدالخالق توکلّی

ایڈیشن .... اوّل (1432ھ / 2011ء)

تعداد 500

کمپوزنگ .... شیخ آصف حسین

(الحسن کمپوزنگ سنٹر فیصل آباد)

(0321-7805823,0313-7210623)

انتساب

جملہ صالحین کرام کے نام

جو "ملفوظاتِ قدسیہ" سے استفادہ فرمائیں

کیونکہ یہ نعمتِ عظمیٰ ثابت ہونگے

خلوص کے ساتھ مطالعہ شرط ہے

بغور ملاحظہ فرمائیے!

''ملفوظاتِ قدسیہ'' کے مطالعہ سے غفلت اور گمراہی دور ہوکر سلامتیٔ ایمان اور یقین کی دولت ملے گی۔ دل میں خدا تعالیٰ کی طرف میلان پیدا ہوگا۔ انشاءاللہ العزیز

علم و عمل کی روح، دنیا، آخرت کے لیے رہبر، غمزدہ کے اُنیس، ہر مشکل کے حل، نورِ ایمان بڑھانے میں ممد ہونگے۔

واضح رہے کہ جناب سراجاً منیراً صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم صوفیاءؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ اور فقہاءؒ کے ذریعے ظاہر ہورہے ہیں اور ان کی کتب قرآن حکیم کی شرح ہیں۔

نیازمندِ فقیراء

محمد عبدالخالق توکلّی عفی عنہ

16 جنوری 2011ء

w.s.3/K گلستان کالونی نمبر ا، فیصل آباد

فہرست

پیش لفظ

عبدِ ضعیف و علیل کو کئی بار تفسیر مظہری مترجم کی بارہ جلدیں مترجم بفضل حق سبحانہ و تعالیٰ پڑھنے کا موقع نصیب ہوا۔ اس گرانمایہ اور مشعلِ راہ تفسیر کے مصنف حضرت خواجہ علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ ہیں۔ ہر شخص مکمل تفسیر خرید کر مطالعہ نہیں کرسکتا۔ لہٰذا اس مسکین گنہ گار نے نہایت آسان اور عام فہم کلماتِ قدسیہ اس سے اخذ کئے جن میں ہزار ہا اسلامی و دینی معلوماتی مسائل ہیں۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر راقم نے اپنی کتاب عبادالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہم میں لکھا ہے۔ جو کہ اشاعت کے مراحل میں ہے۔ تفسیر مظہری کے بعد آج تک جتنی تفاسیر لکھی گئی ہیں ان کے تمام مفسرین کرام نے اس تفسیر مظہری سے استفادہ فرمایا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ بلاشبہ یہ تفسیر علوم اسلامیہ و دینیہ کا ایک بحر بے کنار ہے۔

نوٹ: جملوں میں کاتب الحروف نے امدادی فعل بوجہ اختصار چھوڑے ہیں۔ اطلاعاً عرض ہے۔

محمد عبدالخالق توکلی غفرلہٗ

0333-9926213

حمدِ ربّ ذوالجلال ونعتِ سیدالعالمین ﷺ

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست محمد چشم بر راہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس محمد حامدِ حمدِ خدا بس
مناجاتے اگر باید بیاں کرد بہ بیتے ہم قناعت میتوں کرد
محمد از تو مے خواہم خدا را الٰہی از تو عشقِ مصطفیٰ را

(خواجہ مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ)

سیّد و سرور محمد ﷺ نورِ جاں مہتر و بہتر شفیع مجرماں
مہترین و بہترین انبیاء جُز محمد نیست در ارض و سماء
حضرت امّ الکتابؑ و عقلِ کُل شہسوارِ لامکاں ختم رُسل
اے ہزاراں جبرائیل اندر بشرؐ بہر حق سوئے غریباں یک نظر

(سیدنا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ)

رُوئے محبوبؐ حقیقت میں وہ آئینہ ہے
اپنی ہستی کا کیا جس میں نظارہ حق نے

(اعظم چشتی)

با محمد بُود عشقِ پاک جُفت
بہر عشقِ اُو خدا ''لولاک'' گُفت

(سیدنا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ)

سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا کہ میرے ہیں
وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ
(لاہوری درویش حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

ایک التجاء

رہے رات دن تیرا تخیل مجھ کو مدام
ایک ساعت بھی نہ ہو تیرے سوا مجھ کو آرام
(پروفیسر حضرت محمد عمر بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ)

یہ بھی دیکھئے (سیرتِ طیبہ کا روشن پہلو):

''سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی دعوت لے کر صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہوئے تو لوگوں سے پہلا سوال یہ کیا میں نے تمہارے درمیان عمر گزاری ہے۔ مجھے تم نے کیسا پایا؟ پورا مکّہ معظّمہ پکار اٹھا۔ سچا اور ایماندار۔ پھر فرمایا: (پوچھا): اگر میں کہوں کہ اس چھوٹی سی پہاڑی کے پیچھے ایک بڑا لشکر تم پر حملے کے لیے تیار ہے تو کیا یقین کر لو گے؟ (مشرکین بولے) کہا: کیوں نہیں؟'' اس لیے کہ آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں'' یہ ہے اسوۂ حسنہ اور دعوت کا طریقہ''
(اقتباس: جناب اوریا مقبول جان، رونامہ ایکسپریس فیصل آباد 15 جنوری 2011ء)

کیسی تمنا:

نیڑے جا کے مدینے جے بُھل جاواں
اوس مٹی دے وچہ ہی رُل جاواں
(جناب مختار احمد شیشے والے، روزنامہ امن فیصل آباد)

مختصر ذکرِ جمیل

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے اپنے دود کے نہایت بلند پایہ جیّد عالم باعمل تھے۔ عظیم ترین مفسر اور محدّث، فقیہ اور ایک بلند پایہ عارف باللہ تھے۔ صاحبِ کمال تھے، صاحبِ ارشاد تھے۔ تفسیر مظہری بزبان فارسی لکھی۔ اس تفسیر کے بعد آج تک جتنی تفاسیر لکھی گئیں سبھی مفسرین نے تفسیر مظہری سے استفادہ کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ آپ سنت مطہرہ کے پابند ریاضت اور مجاہد میں بے نظیر تھے۔ دین اسلام کی تعلیمات کی اشاعت میں آپ نے کام کیا۔

آپ کی ولادت پانی پت کے تاریخی مقام پر ہوئی۔ نسبی سلسلہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تک جاتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے حدیث سنی۔ آپ نے طریقہ مجددّیہ خواجہ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ فرمایا۔ پھر ان کے فرمان پر حضرت خواجہ مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت، صحبت میں رہ کر خلافت بھی لی۔

وصال یکم رجب ۱۲۲۵ھ /۱۴۸۰ء ہر روز 100 رکعت نفل پڑھتے۔ نماز تہجد میں ایک منزل قرآن مجید پڑھتے تھے۔ منصب قضا کا حق بھی کما حقہ، خوب ادا فرمایا۔ قریباً ۳۰ کتب لکھیں۔ تفسیر مظہری، سیف المسلول، ارشاد الطالبین، مالابد منہ، حریت متعہ، حرمت سرود وغیرہ۔ نہایت مستند ہیں۔ رضی اللہ عنہ / رحمۃ اللہ علیہ۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِهِ الصّٰلِحِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

تفسیر مظہری (جلد اوّل) ترجمہ۔ اردو

سورۃ فاتحہ

1۔ ''جو بڑا کام بسم اللہ سے شروع نہ ہو نا تمام رہے گا۔'' راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ حدیثِ مبارکہ، اہل مدینہ و بصرہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور فقہاء، کوفہ کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ نہ سورۂ فاتحہ کا جز ہے نہ اور کسی سورت کا بلکہ تبرکاً یا دو سورتوں کو جدا کرنے کے لیے ہر سورت کا آغاز اس سے ہوا ہے...... بسم اللہ ضرور داخلِ قرآن ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نمازیں پڑھیں۔ فرماتے ہیں کسی نے بسم اللہ کو بلند آواز سے نہیں پڑھا۔ ایسی کئی احادیث علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمائی ہیں۔

2۔ الحمد شریف کے ختم پر قدرے فصل امین کہنا مسنون ہے۔ (اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ)۔ اِفْعَلْ۔ امین بمنزل مُہر۔

3۔ عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے فاتحہ الکتاب ہر مرض کے لیے شفا ہے۔ مسند دارمی۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں۔ صحیح سند کے ساتھ۔ بجز موت ہر مرض کی دوا ہے۔ (راوی جابر رضی اللہ عنہ)۔ سب سے بڑی سورت با اعتبار ثواب اور قدر۔ زہر تک کی بھی دوا۔ (ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حدیث شریف)

سورۃ البقرۃ:

4۔ نوٹ (حاشیہ از مترجم) اہل فارس نے کسی سن ولادت وفات، تاج پوشی، غیر معمولی واقعہ کی موت وقوع یاد رکھنے کے لیے حروف ابجد کا عددی حساب مقرر کر رکھا تھا۔ عدد ابجد کا واضع

عرب نہیں۔ نہ عرب میں اس کا استعمال ہوا۔ (یہودی علماء حساب ابجد سے واقف تھے۔ الٓمّٓ کل اعداد 71۔ یہودیوں نے کہا تھا اس دین اسلام کی بنیاد 71 برس ہے، الٓمّٓ سے حساب لگا کر کے الٓمّٓصٓ عدد 161، الٓرٰ کے 231، الٓمّٓرٰ 271، تمام حروف قطعات سن کر یہودی حیران ہو گئے۔ کس کو لیں، کس کو چھوڑیں۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے) بریکٹ والی عبارت حضرت مفسر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ تمام اقوال جو بعض مفسرین نے نقل کئے۔ علمائے محققین کے نزدیک مردود اور نامقبول ہیں.......... 29 سورتوں میں یہ چودہ حروف ہیں۔ (حروفِ تہجی سے نصف)

یہ میرے نزدیک متشابہات اور مخفی رموز و اسرار ہیں۔ جو صرف حق تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مابین دائر ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: ہر کتاب میں ایک مخفی بھید اور پوشیدہ راز ہوتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ: ہر کتاب کا انتخاب اور خلاصہ ہوا کرتا ہے۔ محدثین کی کثیر تعداد نے یہ نقل کیا ہے۔ ان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباعِ کاملین کو بھی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ: میں راسخین فی العلم میں سے ہوں۔ یہی قول مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ پر قرآنی مقطعات اور اس کے اسرار کی تاویل ظاہر کی ہے۔ لیکن ان کا بیان عوام الناس کے لیے ناممکن ہے۔

بعض حضراتؒ: یہ اسمائے الٰہیہ سے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ دعا منقول ہے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ اغفِرلِی۔

حضرت مفسر کے مطابق یہ اسماء الٰہیہ بھی نہیں ہیں۔ بڑی وضاحت سے ثبوت تحریر فرمائے ہیں۔ آٹھ صفحات پر

5۔ علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ، راوی جابر رضی اللہ عنہ: جنتی سب کچھ کھائیں پئیں گے۔ لیکن پیشاب، پاخانے، منہ اور ناک کی ریزش اور جملہ آلائش سے پاک ہوں گے۔ حمد اور تسبیح ایسی الہام کی جائے گی جیسے سانس کا آنا، کھانا پینا ڈکار کے ذریعے ہضم ہوگا۔ پسینہ مشک کی خوشبو جیسا ہوگا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا۔

6۔ جنت کی مٹی نہایت پاکیزہ بے پانی نہایت شیریں ہے۔ ہموار میدان ہیں۔ درخت تسبیح وتکبیر کرتے ہیں۔

7۔ جو گروہ پہلے داخل ہوگا مثل چودھویں رات کا چاند ہوگا۔ اس کے بعد ایسا چمکتا ہوا گروہ جیسے سب سے زیادہ روشن ستارہ ہو۔ کنگھیاں سونے کی۔ انگیٹھیاں خوشبو کی۔ بیویاں حوریں، قد 60 گز۔ (مسلم، بخاری)

راوی انس رضی اللہ عنہ۔ اگر جنتی عورت زمین پر جھانک لے تو آسمان سے زمین تک چمک اور خوشبو پھیلے۔ (بخاری و مسلم) ایسی بے شمار احادیث۔ جنتی تمام بے داڑھی۔ سرگیں چشم۔ نہ جوانی ختم۔ نہ لباس پرانا ہوگا۔ (مسلم میں بھی ہے)............ جنتی نعمتیں بے شمار۔ بے شمار۔ (راقم)

8۔ حدیث پاک...... جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تجھ پر کوئی اللہ کو یاد کرنے والا بھی آیا ہے۔ وہ اگر جواب دیتا ہے کہ ہاں تو خوش ہوتا ہے۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

9۔ حضرت آدم علیہ السلام جن لوگوں کے خلیفہ بنائے گئے وہ حق تعالیٰ سے بلاواسطہ مستفیض نہیں ہو سکتے تھے۔ پھر ان کے بعد ہر نبی خدا کا خلیفہ ہوا۔

10۔ سید للمحبوبین سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَنْ اَحَبَّ۔ (آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کی محبت ہوگی۔) بخاری و مسلم، راوی ابن مسعود رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے)

11۔ صفحہ 84: حدیث شریف مسلم، راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کو ایک شخص سے فرمائے گا۔ اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا پروردگار آپ کی عیادت کس طرح کرتا۔ آپ تو رب العالمین ہیں امراض سے پاک ہیں۔ ارشاد ہوگا۔ تجھے یاد نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر ارشاد ہوگا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا، وہ پھر مثل سابق عرض کرے گا۔

12۔ فاسق سزا کے بعد مغفرت پا کر جنت میں جائیں گے۔ (یہ ان کے لیے جو کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں) وہ عذاب یا تو دنیا کے مصائب سے ہوگا یا عذاب قبر یا دوزخ میں۔ یا اگر توبہ کرلیں گے تو بلا سزا چلے جائیں گے۔ (صفحہ 92)

13۔ داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ: جماعت رکن ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ: فرض۔ جمہور علماء: سنتِ مؤکدہ۔ واجب کے قریب۔ حدیث شریف: جماعت کی نماز ستائیس درجے افضل علیحدہ نماز سے۔

14۔ تفکرات کے رفع کرنے اور حوائج کو پورا ہونے میں نماز کو بڑا دخل ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب کوئی مہم پیش آتی تو نماز کی طرف توجہ فرماتے۔ (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ، ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ)

15۔ ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے۔ عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جنت میں رہوں۔ فرمایا: اس کے سوا کچھ اور۔ عرض کی بس یہی۔ فرمایا تو یہ ہمت کر کثرت سے سجدے کیا کر۔ (یعنی بکثرت نوافل)۔ (مسلم شریف)

16۔ لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا ۔ (کہ نہ کام آئے گا کوئی کسی کے کچھ) مراد یہ ہے کہ کوئی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا۔ یہ معنی نہیں کہ مسلمان بھی مسلمان کے کام نہ آئے گا۔ آیات و احادیث صاف بتا رہی ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر صالحین گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اس پر جملہ اہلِ حق کا اجماع ہے۔

17۔ جب چھ باتیں پائی جائیں موت کی تمنا کیا کرو۔ (صفحہ 169)

خونریزی۔ لڑکوں کی سلطنت۔ شرط کی کثرت۔ جاہل بے وقوفوں کو امیر ہونا۔ فیصلۂ محکم کی بیع (عدل نہ کرنا، رشوت لے کر فیصلہ کرنا) قرآن پاک کو راگ بنانا۔ قرابت کو قطع کرنا۔ اللہ سے ملاقات کے شوق میں تمنا جائز ہے۔

18۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آٹھ صاحبزادے تھے۔ صفحہ 229

19۔ پارہ دوسرا: افضل کلام چار کلمات سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر۔ راوی حمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ۔ (مسلم)

ایک روایت: یہ چار کلمات قرآن کے بعد افضل کلام۔ اور یہ خود قرآن ہی سے ماخوذ۔

''جو شخص قرآن مجید میں مشغول رہے اور اس کی مشغولی کی وجہ سے میرے ذکر اور اپنی حاجت مانگنے کی بھی فرصت نہ رہے تو میں اسے سائلوں سے زیادہ دوں گا...... (ترمذی۔ دارمی)

اسی لیے صوفیاء نے ذکر کلمہ شریف کو اختیار فرمایا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلاوت زیادہ پسندیدہ ہے۔ گویا یہ ایک رسی ہے جس کا ایک کنارہ اللہ کے پاس اور دوسرا ہمارے پاس۔ نیز مجدد صاحب قدس سرہ نے نوافل کو اختیار فرمایا ہے۔

20۔ مفہوم: جو حیات شہداء کے لیے ہے وہ انبیاء میں سب سے زیادہ ہے۔ شہید کی بیوی سے نکاح جائز۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے جائز نہیں۔ صدیق شہدا سے اعلیٰ درجہ میں ہیں۔ صوفیاء: ہماری ارواح ہمارے بدن میں اور ہمارے بدن ہماری ارواح میں۔ ہزاروں معتبر حکایات ایسی ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء اپنے دوستوں کی اعانت کرتے ہیں...... راہ دکھاتے ہیں۔ صفحہ 263۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبوت کے کمالات وراثۃً چلے آتے ہیں۔

21۔ قتادہ رضی اللہ عنہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زمین اس شخص کے جسم پر قابو نہیں پا سکتی جس نے بالکل گناہ نہ کیا ہو۔ (یہ اولیاء اللہ ہیں)

22۔ حضور پر نور نورٌ علیٰ نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا، آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

23۔ ''مومن کو جو امر ناگوار ہو وہی مصیبت ہے۔'' (مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے بہت فوائد ہیں۔ راقم)

24۔ راوی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو جو رنج یا غم یا حزن یا کچھ تکلیف پہنچتی ہے۔ حتیٰ کہ کانٹا بھی اگر لگتا ہے تو اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

25۔ حدیث شریف: جب بندہ کے مقدر میں کوئی مرتبہ لکھا ہوتا ہے اور عمل اس کے ایسے

ہوتے نہیں کہ وہ مرتبہ اسے ملے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن یا مال یا اولاد میں کچھ مصیبت پہنچا دیتا ہے۔ وہ اس پر صبر کرتا ہے، اس صبر کی بدولت اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ (احمدؒ، ابوداؤدؒ)

26۔ بغویؒ نے عبدالرحمٰن بن احمد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نیک مسلمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے ہمسائیوں میں سے سو گھر والوں کی بلاء کو دفع کر دیتا ہے۔

27۔ حدیثِ مبارکہ: ''اگر مخلوق میں نمازی، شیر خوار بچے، بے خطا جانور نہ ہون تو تم پر بہت سخت عذاب ڈال دیا جائے۔'' صفحہ 568

جلددوم۔ پارہ تیسرا:

28۔ آیۃ الکرسی: عظمت والی آیت کونسی؟ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں سب سے بڑھ کر عظمت والی آیت آیۃ الکرسی اور عظمت والی سورۃ اخلاص ہے۔ (دارمی بروایت اسقع بن عبد کلابی رحمۃ اللہ علیہ)

حارث بن اسامہ رضی اللہ عنہ نے بروایت حسن رضی اللہ عنہ مرسلاً بیان کیا۔ (مذکورہ آیت)

ابو المنذر رضی اللہ عنہ و حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی نقل کیا۔ (مذکورہ آیت)

(فرشتے بھی اس کی تلاوت کرتے ہیں) مفہوم: عالم مثال میں ہر چیز کی ایک صورت ہے۔ (بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم راوی)

آیت الکرسی آیات کی سردار۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (ترمذی، حاکم)

انس رضی اللہ عنہ ثواب میں چوتھائی قرآن کے برابر۔ (احمد) صبح وشام پڑھنا برائے حفاظت، مال چوری نہ ہوگا۔ (طویل واقعہ حدیث بخاری شریف)

29۔ صبح دو فرشتے اترتے ہیں: ایک کہتا ہے الٰہی راہِ خیر میں خرچ کرنے والوں کو بدلہ عطا فرما، دوسرا: بخیل کو بربادی دے۔ (بخاری ومسلم) سخی اللہ کے قریب، جنت کے قریب۔ (حدیث)

30۔ آخری رکوع: راوی ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ رواۃ ائمۃ السنۃ۔ ''آخری دو آیات جو رات

کو پڑھے وہ اس کے لیے کافی ہونگی۔‘‘ ’’یہ رکوع پڑھا جائے تین رات ۔ ناممکن کہ شیطان آئے۔‘‘مفہوم راوی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ۔ راوہ البغوی۔

31۔ آخری دو آیات رات کو پڑھنا قیام شب کے بمنزلہ۔ مفہوم ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ۔ اخرجہ بن عدی رضی اللہ عنہ فی الکامل۔ صفحہ 167 تفسیر مظہری اردو جلد دوم

32۔ تلاوت سورۃ البقرہ کے ہزاروں فوائد۔ (خلاصہ و مفہوم بے شمار احادیث) راقم۔ آخری دونوں آیات شفاعت کریں گی۔

33۔ سورۂ الِ عمران: مباہلہ کا بیان، اسم اعظم ۔حی ۔قیوم۔ آیت کریمہ سیدنا یونس علیہ السلام والی ہر مشکل کا حل۔ دعا قبول۔ اسم اعظم ہے۔ کلمہ طیبہ افضل الذکر بحوالہ احادیث۔

34۔ 73 فرقے: راوی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ترمذی شریف۔ نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام: جو حالت بنی اسرائیل کی ہوئی وہی میری امت پر آئے گی۔ یہ ان کے نقش قدم پر چلے گی۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی کوئی ایسا کرے گا۔ بنی اسرائیل 72 فرقہ بن گئے اور میری امت پھٹ کر 73 تہتر گروہ ہو جائے گی، جس میں سے سوائے ایک فرقہ کے سب دوزخی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم: عرض کی۔ وہ نجات پانے والا (فرقہ) کونسا؟ فرمایا: ’’جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔ (رواہ الترمذی)......

دین میں اوّل ترین اختلاف خوارج اور نواصب نے کیا۔ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے خلاف بغاوت کی۔ اہل حق کے خلاف اوّل ترین بغاوت اہل مصر نے کی سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا۔ فرقہ حروریہ (خوارج اور نواصب) پھر عبداللہ بن سباء نے مخالفت ڈالی۔ یہی شخص رافضیوں کا سرچشمہ ہے۔ پھر تابعین کے دور میں معتزلہ کا مسلک پیدا ہوا۔

35۔ احسان اور حسن سلوک اللہ کو مرغوب ہے۔

جلد سوم صفحہ 84

36۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے صبح و شام آپ کی امت پیش کی جاتی ہے۔

(ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ)

37۔ محبت اتباع سنت کا ثمر ہے۔

جلد چہارم

38۔ شیرینی، شہد، ثرید حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوبِ خاطر تھے۔ (بغوی رحمۃ اللہ علیہ، بخاری شریف۔ راوی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا)

39۔ کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے۔ (حدیث شریف، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

40۔ اللہ کے احکام کی حفاظت کر۔ اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ (حدیث، احمد ترمذی)

41۔ جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ کوئی مکان بنایا، قیامت کے دن اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس مکان کو اپنے کندھوں پر اٹھائے۔ (حدیث شریف، امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے)

42۔ ولادت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام: نمرود بن کنعان عراق کا بادشاہ۔ خدائی کا دعویٰ۔ جوگیوں اور نجومیوں نے کہا ایک لڑکا پیدا ہوگا جو ملک کا مذہب تبدیل کر دے گا۔ آپ تباہ ہونگے۔ حکم دیا جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے۔ مرد عورتوں سے الگ رہیں۔ ہر دس آدمیوں پر نگران مقرر کیا۔ ایام ماہواری میں اختلاط کی اجازت دی۔ والدہ ماجدہ ابراہیم علیہ السلام کمسن تھیں۔ حمل کے آثار ظاہر نہ ہوئے بچہ پیدا ہوا۔ والد نے مطلع ہونے پر ایک سرنگ میں چھپا دیا۔ ماں وہاں جاتی دودھ پلاتی۔ آپ انگوٹھا چوستے۔ ایک انگلی سے پانی دوسری سے شہد تیسری سے دودھ۔ چوتھی سے چھوہارہ پانچویں سے گھی چوستے۔ (محمد بن اسحٰق) غار میں پندرہ ماہ رہے۔ باہر لائے گئے۔ توحید کا اعلان فرماتے۔ ایک روایت آپ سرنگ میں 10 سال رہے۔ دوسری روایت سات سال تیسری روایت سترہ سال۔ والدین کا کافر ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ صفحہ 174۔ آذر کا نام اس روایت میں آنا راویوں کا وہم ہے۔ (صحیح سندات والی روایات نہیں)

صحیح حدیث: حضور اوّل الانبیاء سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام

سے لے کر میرے والدین تک تمام آباؤ اجداد مومن تھے۔ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف۔ پاک رحموں سے پاک مردوں کی پشت تک آپ کا انتقال ہوتا رہا۔ وتقلبک فی الساجدین۔ اسی مفہوم پر ہے۔ چچا کو باپ کہنا عمومی محاورہ ہے۔ تارخ فوت ہوگئے۔ جب آپ بچپن میں تھے۔ صفحہ 175

43۔ راوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ''چھ طرح کے لوگ جن پر مین نے بھی لعنت کی اور اللہ نے بھی۔ ہر مقبول الدعاء نبی نے۔ (1) اللہ کی کتاب میں کمی بیشی کرنے والا۔ (2) تقدیر کا انکاری۔ (3) زبردستی لوگوں پر تسلط جمانے والا۔ (4) حلال کو حرام کرنے والا۔ (5) میری اولاد کے ساتھ اس عمل کو حلال سمجھنے والا جسے اللہ نے حرام کردیا۔ (6) میرے طریقے (سنت) کو چھوڑنے والا۔ (زرین رحمۃ اللہ علیہ، المدخل از بیہقی رحمۃ اللہ علیہ)

44۔ ائمہ طریقت ؒ کے اقوال آثارِ صحابہؓ کے موافق ہیں۔

جلد پنجم:

45۔ غصہ کی حالت میں اہل وعیال کو یا اپنے آپ کو بددعا نہ دینی چاہیے۔ بحوالہ آیتِ مبارکہ۔ (یا ربّ رحیم، کریم! راقم پر رحم فرما کر معاف فرمادیں)

جلد ششم

46۔ اعضائے بدن، اوقات، مقامات وغیرہ قیامت کے دن شہادت دیں گے۔ (بحوالہ قرآن وحدیث) (نہایت اہم سبق آموز)

47۔ ہر کام سے پہلے بسم اللہ کہنا...... مسنون

48۔ عوج کا قصہ محض افسانہ اور داستان ہے۔ صفحہ 52

49۔ اکثر معلومات میں محدثین مفسرین۔ تابعین میں اختلاف مثلاً عوج کے بارے بے شمار مختلف روایات درج ہیں۔

50۔ گناہ کرو تو اس کے بعد نیکی بھی کرو۔ نیکی گناہ کو مٹادیتی ہے حدیث شریف رواہ احمد بسند صحیح۔

51۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ روایت انس رضی اللہ عنہ ایمان دو حصوں کا مجموعہ آدھا حصہ صبر اور آدھا حصہ شکر
طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکارم الاخلاق میں محمد ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایمان صبر وایثار کا نام ہے
مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ...... مومن کا ہر کام خیر ہی خیر ہے۔ صبر کرے دکھ پر تو یہ بھی خیر۔

52۔ ملا طاہر لاہوری مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ نہایت صحت کے ساتھ درج ہے صفحہ 274 پر (راقم نے اپنی کتاب امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ االسلام بیٹھ کر دعا فرماتے تھے (یا اللہ تیز ہوا کو رحمت بنا دے)

53۔ شہد صفحہ 411۔ شہد میں اکثر امراض کے لئے شفاء عظیم ہے دو شفائیں: شہد اور قرآن مجید ابن مسعود رضی اللہ عنہ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ شہد ہر مرض کی شفا۔ دلوں کی بیماریوں کیلئے قرآن شفاء شہد بلغمی امراض میں مفید۔ (بیضاوی) ہر معجون کا جزو اعظم شہد ہوتا ہے اسہال کیلئے بھی شفا مطابق واقعہ حدیث۔ مختلف پھلوں اور پھولوں کا اثر اس میں ہوتا ہے شہد مقوی۔ مفرح۔ غذا۔ عمدہ دوا۔ جتنے فوائد اس میں وہ اور کسی چیز کے اندر نہیں۔ مجمع الاضداد ہے۔ صفحہ 411,12

54۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ: نماز کی صرف پہلی رکعت میں قرات سے پہلے اعوذ پڑھی جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہر رکعت میں تعوذ کے قائل۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ: حسن عطا، ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر رکعت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: فرض نماز میں تعوذ نہ کی جائے۔ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تائید کی ہے

پہلی رکعت کے علاوہ کسی دوسری رکعت میں ثناء کے بعد اعوذ پڑھنا کسی روایت میں نہیں (حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

55۔ علامہ مفسر قاضی صاحب قدس سرہ العزیز نے آخر پر سیدنا مجدد الف ثانی کی تعریف

فرمائی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالص محبوبیت کے مرتبہ پر فائز تھے۔ خلت کا درجہ محبوبیت سے پہنچا ہے مقام خلت محبوبیت خاصہ کے راستہ میں ہے۔ آپ مقام خلت پر نہیں ٹھہرے۔ نہ ٹھہرنے کی اجازت تھی۔ لیکن آپ کی خواہش تھی کہ مقام خلت میں بھی کچھ استقرار کریں۔ اجازت نہ مل سکی اسلئے اللہ نے آپ کے متبعین میں سے ایک ہزار سال کے بعد ایک شخص کو مقام خلت میں استقرار عطا فرمادیا، پس حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا استقرار آپ کے کمال محبوبیت کا ہی ایک حصہ تھا۔ تابع کا کمال متبوع کے کمال کا جز ہوتا ہے۔ حضور مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو مقام خلت میں استقرار عطا فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو مقام خلت پر فائز کرنا ہے

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو ملت ابراھیم علیہ السلام پر چلنے کا حکم دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ خلت پر پہنچنے کے بڑے مشتاق تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت محبت تھی۔

قَدْ نَرٰی تقلّب وَ جهك فی السّماء اس محبت پر دلالت کر رہی ہے۔

56۔ جلد (7) سب سے پہلے خون ناحق کے فیصلے ہونگے۔ وفاء عہد کی ہدایت، تواضع کا حکم تکبر غرور اور اکڑ کر چلنے کی ممانعت ہے۔ (مسلم۔ بے شمار احادیث۔ کتب حدیث میں)

(57) قیامت سے پہلے قرآن کاغذوں سے اور دلوں سے اٹھالیا جائے گا۔ (احادیث)

خضر علیہ السلام۔ علماء کے اقوال مختلف۔ روایات خضر زندہ ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ اگر خضر زندہ ہوتے تو حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے کنارہ کش نہ رہتے" اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا (احمد، بیہقی عن جابرؓ)۔ اس کا واحد حل حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ" کے بیان سے ممکن ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا" میں اور الیاس" دونوں زندہ نہیں ہیں کے بیان سے ممکن ہے......

لیکن اللہ نے ہماری روحوں کو ایسی طاقت عطا فرمادی ہے کہ ہم جسم کا لباس پہن کر بھٹکے ہوؤں کو راستہ بتاتے اور مصیبت زدوں کی مدد کرتے ہیں...... بعض کو علم لدنّی بھی تعلیم کرتے ہیں ہم قطب مدار کے مددگار ہیں قطب مدار کا مسکن یمن ہے، فقہ شافعی کے پیرو ہیں............" راقم

نے یہ قصہ ذکرِ خیر 4) سیرت طیبہ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ...... صفحات 302 میں لکھا ہے۔

59۔ ذوالقرنین کا نام سکندر ہے نبی تھے یا نہیں۔ اختلافی مسئلہ (امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ) دو سینگوں والے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد: ذوالقرنین اللہ کا نیک بندہ تھا نیک دعوت سر پر چوٹ دو بار لگی۔ دونوں طرف۔

60۔ ارضِ شام روئے زمین پر اللہ کا خزانہ ہے (بحوالہ قرآن حدیث) (کعب رضی اللہ عنہ)

61۔ حدیث شریف: اگر فرض میں کچھ نقصان اور کمی ہو جائے تو نوافل سے اس کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ بحوالہ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

62۔ حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادا، والدہ، نانی یعنی سارے اصول مومن تھے۔ ص: 560 جلد ہشتم

اس موضوع پر حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجمل اور مفصل کتاب تصنیف کی ہے۔

63۔ جلد نہم:

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ روایت: حضرت سلیمان علیہ السلام نے ساری روئے زمین پر سات سو برس اور چھ ماہ تمام جن وانس اور پرندوں چرندوں درندوں پر حکومت کی۔ صفحہ 30

64۔ فترۃ اللہ سے مراد اسلام ہے (ابن عباسؓ)

65۔ اپنے مردوں کیلئے یسٰ پڑھا کرو۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت (رواہ احمد دابوداؤد دو ابن ماجہ وابن حبان والحاکم)۔ ''جو شخص اللہ اور دارِ آخرت کیلئے اسے پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا۔ دوسری روایت...... امام جزری رحمۃ اللہ علیہ ...... دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب راوی انس رضی اللہ عنہ ترمذی۔ بسند ضعیف......''جو ہر رات پڑھے۔ وہ شہید'' طبرانی۔ راوی انس رضی اللہ عنہ

مرنے والے کے پاس پڑھیں تو موت آسان (دیلمی۔ ابن حبان)۔ راوی ابوذرؓ پڑھنے سے حاجت پوری (امالی)۔ راوی عبداللہ بن زبیرؓ۔ صبح پڑھے شام تک خوش اور

شام کو پڑھے صبح تک خوش'' خلاصہ۔راوی یحیٰی بن ابی کثیر'' (ازمفسر)

جلد دہم

66۔ انبیاء علیہم السلام کی لغزش کا ذکر جائز نہیں۔ان پر اعتراض کرنا کفر ہے۔

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا قول: مجلس سے اٹھتے وقت سورۃ الصّٰفّٰت آخری تین آیات آخری کلام ہونا چاہئے۔(بغوی رحمۃ اللہ علیہ۔ترغیب)

67۔ اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔(بحوالہ ابوداؤد شریف)

68۔ سب سے بہتر دعا الحمد اللہ ہے 327 (ترمذی۔نسائی۔ابن ماجہ۔(ابن حبان)

69۔ بخاری، مسلم کا واقعہ:

راوی ابو ہریرہ حدیث مبارک، فرمایا ایک آدمی تھا جس نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا۔جب وہ مرنے لگا۔گھر والوں کو وصیت کر دی۔جب میں مر جاؤں مجھے جلا کر آدھی خاک خشکی میں آدھی دریا میں اڑا دینا۔خدا کی قسم اگر اللہ نے مجھے پکڑا وہ عذاب دے گا۔جو کسی کو نہ دے۔نصیحت پر عمل کیا گیا اللہ نے سمندر کو حکم دیا۔زمین کو حکم دیا۔سمندر زمین نے وہ خاک جمع کر دی۔اللہ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کہا۔جواب دیا: تیرے خوف سے۔اللہ نے اسے بخش دیا۔''327

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ''امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا ہے۔راقم نے مفہوم عرض کیا ہے۔

70۔ راوی ابو درداء رضی اللہ عنہ رواہ احمد۔حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما تھے۔فرما رہے تھے ولمن خاف ربہ جنتٰن میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو خواہ اس نے چوری کی ہو۔آپ نے یہی فرمایا۔دوسری تیسری بار پوچھا۔یہی فرمایا گیا (مفہوم) اللہ سے ڈرنے والے کیلئے دو جنتیں ہونگی۔

71۔ حضور نور علی نور شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو کر ہنستے کبھی نہیں دیکھا گیا۔آپ کا ہنسنا صرف تبسم تھا (راوی عائشہ سیدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ۔متفق علیہ)

72۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ: جس نے اپنے نفس کو کافر سے برا نہ جانا اس پر معرفت

الٰہی حرام ہے (بڑی وضاحت درج ہے 484,85)

73۔ سورۃ الفتح حضور رسالت مآب ﷺ کے لئے محبوب ترین سورۃ ہے خلاصہ۔(ام احمد رحمۃ اللہ علیہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نسائی رحمۃ اللہ علیہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ) السیف المسلول ۔ حضرت مفسر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے (ضرور خرید لیں۔اگر ملے)

74۔ الفتح کی آخری آیت کریمہ : حضور نبی الانبیاء ﷺ نے ایک بیج کی کاشت کی ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابتدائی کونپل نکالی۔عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے قوت پہنچائی۔عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس میں موٹائی آ گئی۔علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی وجہ سے وہ پودا سیدھا اپنے تنا پر کھڑا ہو گیا ان کی تلوار سے اسلام میں استقامت آ گئی۔

راوی انس رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف جس کے دل میں کوئی جلن اور غیظ ہو وہ اس آیت کا مصداق ہے اہلسنت کا اجماع کہ تمام صحابہ عدول تھے۔اور سب مغفور تھے۔

75۔ الحجرات۔بدگمانی کرنا، خفیہ ٹوہ لگانا، غیبت کرنا، ممنوع ہے۔ بحوالہ قرآن مجید۔

76۔ راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ متفق علیہ۔حضور سید البشر ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر کلمہ ٹوٹے گا۔(یا کہنے والا کافر ہو جائے گا یا دوسرا واقعی کافر ہو گا) غیبت زنا سے بھی زیادہ بری ہے۔

سورۃ الرحمٰن:

77۔ راوی انس رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی الدنیاؒ۔ حدیث شریف۔ ’’اگر حور سمندر میں تھوک دے تو سارے سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔

78۔ سیدہ مریم علیھا السلام اطاعت شعار، عبادت گزار اور پابند طاعت تھیں۔حضرت مریم علیھا السلام کامل مردوں سے کم نہیں تھیں۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کامل مرد تو بہت ہیں کامل عورتیں سوائے آسیہؓ زوجہ فرعون، مریم بنت عمرانؓ کے اور کوئی نہیں۔اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے کھانوں پر ثرید کی برتری۔رواہ احمد والشیخان فی صحیحین والترمذی وابن ماجہ۔ ثعلبیؒ اور ابو نعیمؒ کی روایت میں ہے کہ...... کامل عورتیں صرف چار ہیں۔

آسیہؓ بن فراحم زوجہ فرعون، مریم بن عمرانؑ، خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہؓ بنت محمد ﷺ۔
اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے کھانوں پر ثرید کی برتری۔

علامہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ: ''میں کہتا ہوں کامل ہونے سے مراد غالباً کمالاتِ نبوت تک پہنچنا ہے۔ صحیحین کی روایت میں گویا اقوامِ گذشتہ کی خبر دی گئی ہے کیونکہ ان میں کامل مرد یعنی انبیاء بکثرت ہوئے ......اور کمالاتِ نبوت تک پہنچنے والی گذشتہ امتوں میں صرف آسیہؓ اور مریمؑ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بھی یہ روایت ہے: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: ''میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا گذشتہ اقوام کی عورتوں میں مریم بنت عمرانؑ سب سے بہتر عورت تھیں اور ہماری عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہؓ بنت خویلد ہیں۔ (متفق علیہ)

ترمذی شریف میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طلب فرمایا اور ان کے کان میں کچھ ارشاد فرمایا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سن کر رونے لگیں۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن سے کوئی اور بات فرمائی جس کو سن کر وہ ہنس پڑیں۔ جب آپ کا وصال ہوا تو میں نے رونے اور پھر ہنسنے کا سبب پوچھا: تو کہنے لگیں: پہلے فرمایا تھا کہ عنقریب آپ کی وفات ہوجائے گی۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ پھر محبوبِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ سوائے مریم بنت عمرانؑ کے تمام جنتی عورتوں میں سردار ہوں گی، یہ سن کر میں ہنس دی۔ (تفسیر مظہری اردو جلد11)

79۔ حضرت مریمؑ، حضرت آسیہؓ، حضرت خدیجہؓ، حضرت فاطمہؓ اور حضر عائشہؓ کی باہم برتری۔ (بحوالہ سورۂ آل عمران) تفسیر مظہری جلد دوم صفحہ 235,236 کا بیان ہے۔

حضرت مریمؑ کو اللہ نے تجلیات ذاتی کے ساتھ برگزیدہ فرمایا ہے۔ تجلیات ذاتی (کمالاتِ نبوت) جو انبیاء کو بلا واسطہ حاصل ہوتے ہیں اور ذیلی طور پر انبیاء کی بدولت صدیقین کو ملتے ہیں۔ جہان کی عورتوں پر فضیلت دی۔ (ان کے زمانہ کی عورتوں پر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؓ پر فضیلت حاصل تھی۔ صفحہ 236

بحوالہ حدیث شریف۔

حدیث شریف: اہل جنت کی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی خدیجہؓ اور فاطمہ زہرا بتولؓ۔ (ابوداؤد، نسائی حاکم)

احمدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، ابن حبانؒ، حاکمؒ نے حضرت حذیفہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک فرشتہ آسمان سے اترا اس نے اللہ سے اجازت لے کر مجھے سلام کیا اور مجھے بشارت دی کہ فاطمہؓ اہل جنت عورتوں کی سردار ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہؓ حضرت مریمؑ سے افضل ہیں۔

80۔ مسئلہ: دینی طالب علم، مجاہدین اور سوال نہ کرنے والے جیسے اصحابِ صفہؓ جن کی تعداد چار سو تھی۔ خیرات کے زیادہ مستحق ہیں۔ (تفسیر مظہری جلد دوم)

81۔ سورۂ بقرہ ختم کر کے امین کہنا مستحب ہے۔

82۔ بحوالہ سورۃ الصّٰفّٰت، آیت 88، صفحہ 33 جلد 10، اس وقت (واقعہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام) علم النجوم پر غور کرنا اور سیکھنا سکھانا جائز تھا۔ ورنہ ابراہیم علیہ السلام ستاروں کی رفتار کو نہ دیکھتے۔ لیکن ہماری شریعت میں علم نجوم کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

رزین رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کی کہ نجومی سے کاہن زائد برا ہے۔ کاہن جادوگر ہے۔ جادوگر کافر ہے۔ مطلب یہ تینوں کافر ہیں۔ تینوں کا حکم ایک ہی ہے۔

واقعہ:

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حدیبیہ میں رات کو بارش ہوئی...... صبح بعد از نمازِ فجر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ صحابہؓ: اللہ اور اسکے رسول ﷺ ہی کو معلوم ہے۔ فرمایا: اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے بندوں میں کچھ لوگوں نے مجھے مانا اور کچھ نے نہیں مانا۔ جن لوگوں نے کہا اللہ کے فضل و کرم سے ہم پر بارش ہوئی وہ مجھے ماننے والے ہیں (اور ستاروں کو موثر حقیقی نہ ماننے والے ہیں) اور جنہوں نے کہا کہ فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی ان کا ایمان مجھ پر نہیں ہوا۔ وہ ستاروں کو ماننے والے ہوئے۔ (صحیح

بخاری و مسلم)

83۔ اسی وجہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روای ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی اللہ آسمان سے برکت (بارش) نازل فرماتا ہے انسانوں کا ایک گروہ اس کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے کہ فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی۔ (مسلم)

84۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ: علم طب اور نجوم رب نے اپنے کسی نبی پر نازل فرمائے تھے۔ پھر یہ دونوں علم کافروں کے ہاتھوں میں پڑ گئے۔

85۔ حضور خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے صفحہ 35 مذکورہ جلد 10

86۔ صحیحین۔ راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حدیث شریف۔ ابراہیم علیہ السلام نے تین بار جھوٹ بولا۔ دو مرتبہ تو اللہ کی ذات کے متعلق ایک بار فرمایا اِنّی سَقِیْمٌ (میں بیمار ہونے والا ہوں۔ میں طاعون میں مبتلا ہو گیا۔ وہ لوگ طاعون سے بھاگتے تھے۔)

ایک بار فرمایا: بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا (حدیث) حضرت سارہؓ کے متعلق فرمایا یہ میری بہن ہے۔ یہاں جھوٹ سے مراد ہے ذو معنی الفاظ بولنا۔

اہل قوم میلہ پر چلے گئے۔ سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام نے بتوں کو توڑ دیا۔ آگ میں ڈالنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ پتھروں کا احاطہ بنایا۔ اس میں لکڑیاں بھر دیں۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر آگ میں ڈالا گیا۔ بابل (عراق) میں۔ صحیح سلامت رہے تو سارہؓ کو لے کر شام کی طرف گئے۔ سارہؓ اس دور کی حسین ترین خاتون۔ حدودِ مصر میں پہنچے مصر کا فرعون سارہؓ کو چھین کر اپنے محل میں لے گیا۔ آپ سارہؓ کو ملاحظہ فرماتے رہے۔ محل میں زلزلہ آ گیا۔ دوسرے محل میں پھر تیسرے میں بھی۔ چنانچہ سارہؓ کو واپس کرنا پڑا۔ ایک روایت فرعون نے ہاتھ بڑھایا تو شل ہو گیا۔ ہر بار ہاتھ شل ہو جاتا اور سارہؓ کی دعا سے درست جب وہ دعا کی درخواست کرتا۔ امام احمدؒ نے مسند میں بخاریؒ، مسلمؒ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے واقعہ نقل فرمایا ہے۔ بادشاہ نے سارہؓ کو ہاجرہؓ کی خدمت کیلئے دے دیا۔ سیدہ ہاجرہؓ والدہ اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام۔ اسحٰق علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم کہنا سراسر غلط ہے۔ دو سینگ بھی اولادِ اسماعیل ہی کے قبضہ میں تھے۔ جن راویوں نے

اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح لکھا ان سے غلطی سرزد ہوئی۔ صفحہ 42 راقم۔ تین رات قربانی کا خواب دیکھا۔ شیطان سے سیدہ ہاجرہؓ سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام بچ گئے۔

87۔ صفحہ 52۔ راوی ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ الیاس ادریس ہی تھے۔ ایک ہی نبی کے دو نام۔ دیگر علماء۔ دو پیغمبر۔ ایک ظالمہ (ظالم عورت) ظالم بادشاہ کی بیوی کے 70 اولادیں ہوئیں۔ اس نے کئی نکاح کئے تھے۔ کئی انبیاء کو قتل بھی کرایا تھا۔ بادشاہ کو گالی دینے والے کی سزا قتل تھی۔

سیدنا الیاس علیہ السلام کا حال

(جلد 10 صفحہ 56 تا 65) تلخیص۔ آیت 123 الصّٰفّٰت

تفسیر میں تاریخی واقعات، نہایت دلچسپ۔ عجیب۔ مفید بیان کئے گئے ہیں، راقم نہ لکھ سکا۔

وَاِنَّ اِلۡیَاسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾

محمد بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ: الیاس بن بشیر بن فیحاص بن یمراز بن ہارون بن عمران۔ بنی اسرائیل میں نئی نئی بدعتیں پیدا ہو گئیں۔ ان کی ہدایت کے لیے حضرت الیاس علیہ السلام کو بھیجا تاکہ تورات کی تعلیم از سر نو تازہ کریں۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے ایک خاندان (سبط) کو بعلبک اور اس کے اطراف میں آباد کر دیا تھا۔ انہیں میں سے حضرت الیاس علیہ السلام پیدا ہوئے۔ بادشاہ اُجب تھا۔ بت پرست۔ بت کا نام بعل۔ لوگ بادشاہ کو مانتے۔ آپ علیہ السلام کی بات نہ سنتے۔ بادشاہ کی بیوی ازبیل۔ بدعورت زبردست قتالہ۔ انبیاء کی دشمن۔ یحییٰ علیہ السلام کو بھی اسی نے قتل کرایا تھا۔ اس کا ایک پیشکار مردِ مومن تھا۔ ایمان خفیہ رکھتا۔ اس کی 70 اولادین۔ کئی نکاح۔ ہمسایہ ایک مردِ صالح تھا۔ نام مزدکی۔ اس کا ایک باغیچہ۔ یہ شاہی قصر کے برابر تھا۔ ازبیل مزدکی کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ واقعی قتل کرا دیا کہ اس نے بادشاہ کو گالی دی ہے جھوٹی گواہی بھی دلوا دی تھی۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے بادشاہ اور ملکہ کو بہت سمجھایا دعوت دی۔ بادشاہ غضبناک ہو گیا۔ حضرت الیاس علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپ نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سکونت اختیار کی۔ پھر ایک غار میں۔ بادشاہ کے افراد تلاش میں۔ سات سال گذر

گئے۔ اُجب کا بیٹا بیمار ہوا۔ بت کی خدمت کے لیے چار سو مجاور مقرر۔ شیطان بعل کے پیٹ میں گھس کر بولتا تھا۔ بادشاہ نے مجاوروں سے کہا بت سے شفا کے لیے درخواست کریں۔ بت بول نہ سکا۔ لوگوں نے کہا بعل اس لیے ناراض ہے تم نے تا حال الیاس علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔

اُجب نے چار سو مجاوروں (ان کو وہ انبیاء کہتے تھے) کو شام کے بتوں کے پاس یہ درخواست کرنے کے لیے بھیجا کہ وہ اُجب کے بیٹے کو بعل سے شفاء کے لیے کہیں...... پہلے یہ اس غار کی طرف گئے جہاں الیاس علیہ السلام تھے۔ اللہ کے حکم سے آپ باہر آئے۔ تبلیغ فرمائی۔ مجاور بول نہ سکے۔ واپس بادشاہ کے پاس آئے۔ اُجب نے 50 قوی آدمی بھیجے کہ وہ دھوکے میں ڈال کر الیاس علیہ السلام کو قتل کر دیں۔ جب وہ پہنچے جھوٹ کہتے رہے۔ ایک آگ برسی اور سب کو جلا دیا۔ اُجب نے ایک اور جماعت بھیجی جسے حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا سے رب نے اُن پر آگ کی بارش کر دی۔ ایک شخص بیوی کا سیکرٹری تھا اور در پردہ مومن تھا۔ بادشاہ کو مومن ہونا معلوم تھا۔ بادشاہ نے سیکرٹری سے کہا میں الیاس علیہ السلام سے بدسلوکی نہ کروں گا تم جا کر انہیں لے آؤ۔ ساتھ فوج بھی بھیجی کہ اگر نہ آئیں تو پکڑ کر لانا۔ حضرت الیاس علیہ السلام غار سے باہر آئے۔ سیکرٹری سے ملے۔ حضرت الیاس ان کے ساتھ اُجب کی طرف روانہ ہوئے بحکم رب تعالیٰ جونہی یہ تمام افراد پہنچے بادشاہ کا بیٹا مر گیا۔ اور حضرت الیاس بخیریت واپس ہوئے۔

پھر حضرت الیاس علیہ السلام نے ایک اسرائیلی عورت کے گھر قیام فرمایا۔ یہ عورت مچھلی والے یونس بن متی کی والدہ تھیں۔ حضرت یونس علیہ السلام اس وقت بچے تھے۔ حضرت الیاس علیہ السلام دوبارہ پہاڑوں میں چلے گئے۔ والدہ بے تاب ہوئیں۔ دوبارہ الیاس علیہ السلام کو اپنے گھر لے آئیں۔ یونس علیہ السلام (بچے) کا انتقال ہو گیا۔ جبکہ حضرت الیاس علیہ السلام ابھی غار میں تھے۔ تاہم والدہ کی درخواست پر اور حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا سے حضرت یونس علیہ السلام زندہ ہو گئے۔ چودہ دن کے بعد زندہ ہوئے تھے۔ حضرت الیاس علیہ السلام پر وحی فرمائی گئی، عرض کیا مجھے انتقام لینے کی قدرت عطا فرما۔ بارش بند ہو گئی۔ قحط پڑا۔ ایک بڑھیا کے گھر آپ پہنچے۔ برکت کی دعا فرمائی۔ قوم آپ کی تلاش میں گئی جب آپ پھر کہیں جا چکے تھے۔ آپ

ایک عورت کے گھر گئے جس کا بیٹا الیسع تھا (الیسع) یہ بچہ بیمار تھا تندرست ہوگیا۔ آپ بنی اسرائیل کے پاس برائے تبلیغ پھر گئے۔ قوم نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ اللہ نے قوم کا دکھ دور کیا۔ بارش ہوئی، قحط ختم ہوا تاہم قوم نے پھر انکار کر دیا۔ نافرمانی شروع کی۔ آپ نے دعا کی یا اللہ اب مجھے ان سے نجات دے۔ الیسع کو آپ کا خلیفہ بنایا گیا۔ الیاس علیہ السلام کو اوپر اٹھالیا۔ ملائکہ جیسے بازو پر عطا کئے۔ اُجب پر غیبی دشمن مسلط ہوئے۔ اجب اور ملکہ باغیچہ میں قتل کئے گئے۔ الیاس علیہ السلام اور خضر علیہ السلام دونوں بیت المقدس میں رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ حج کے موقع پر ملتے ہیں۔ الیاس علیہ السلام بیابانوں اور خضرت علیہ السلام سمندروں پر مقرر ہیں۔ (بغوی رحمۃ اللہ علیہ)

بحوالہ تفسیر سورۃ ملک:

88۔ اللہ رحمٰن ہے، یعنی محسن، منعم ہے، فضل کرنے والا ہے۔ اللہ بزرگ شان والا اور مشابہتِ مخلوق سے پاک ہے اور صاحبِ برکت ہے۔ ہر چیز پر اسی کا اقتدار اور تصرف ہے۔ جس چیز کا اللہ ارادہ کرے اس کو کوئی رفع نہیں کر سکتا۔ ہر چیز اللہ کی پاکی اور ثناء کا اظہار کرتی ہے۔

89۔ ....ان روایات کے سلسلہ میں سلف کا طریقہ یہ رہا ہے کہ ان کے معنی پر غور نہ کیا جائے صرف مان لیا جائے۔ اور دوسرے متشابہات کی طرح ان کے (حقیقی) علم کو اللہ کے سپرد کر دیا جائے اور کہہ دیا جائے ہمارا ان پر ایمان ہے اور ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔

90۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے، موت سب سے بڑا وعظ ہے اور ایمان سب سے بڑی دولت۔ (طبرانی)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد نے ربیع بن انس رضی اللہ عنہ کا مرسل قول نقل کیا ہے کہ دنیا سے بے رغبت بنانے اور آخرت سے اندرونی طلب پیدا کرنے کے لیے موت کافی ہے۔

91۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، سات چیزوں سے پہلے عمل کرلو جو تمہارے سامنے آئیں گی۔

1۔ ایسا افلاس جو (خدا۔ احکامِ خدا کو) فراموش کر دے۔

2۔ایسی دولت جو سرکش بنادے۔3۔تباہ کن بیماری۔4۔بےعلم بنادینے والا بڑھاپا
5۔موت۔6۔دجّال۔7۔قیامت(جو سب سے بڑی مصیبت اور حقیقت ہے)

92۔ راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔حدیث مبارکہ:روزانہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔اللہ نچلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے۔ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔کوئی ہے مجھ سے مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں۔کوئی ہے مجھ سے معافی مانگنے والا کہ میں اس کے گناہ معاف کردوں۔(بخاری شریف ومسلم شریف)

یہ آیت متشابہات میں سے ہے کیونکہ اللہ مادیت سے منزہ ہونے کی وجہ سے آسمان میں سکونت پذیر اور مکان گیر ہونے سے پاک ہے۔اس لیے سلف نے اس کی توضیح سے سکوت اختیار کیا ہے۔علماء متاخرین نے مختلف تاویلیں کی ہیں۔

نوٹ: قرآن شریف میں کسی مقام پر بھی کوئی نقطہ کوئی جملہ(آیت یا آیت کا حصہ) بے فائدہ نہیں۔راقم

93۔ جناب قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:جو شخص دنیا میں گناہوں پر اوندھا ہوگا۔قیامت کے دن منہ کے بل چلے گا۔جبکہ مومن سیدھے چل رہے ہوں گے۔(بخاری ومسلم نے بیان کیا) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کافر کو منہ کے بل کیسے چلایا جائے گا۔فرمایا:کیا وہ خدا جو دنیا میں قدموں سے چلاتا ہے قیامت کے دن منہ کے بل چلانے پر قابض نہیں؟ایسی ہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

سورۃ ملک کا درجہ:

94۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔حدیث مبارکہ۔قرآن مجید کی ایک سورت جس کی 30 آیات ہیں،آدمی(پڑھنے والے) کی سفارش اتنی کرے گی کہ اس کو بخش دیا جائے گا اور وہ سورۃ الملک ہے۔(احمد،ابوداؤد،ترمذی،نسائی،ابن ماجہ،ابن حبان،حاکم،حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بھی فرمایا ہے) بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی روایت ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تک سورۂ ملک پڑھ نہ لیتے تھے نہ سوتے تھے۔ راوی جابر رضی اللہ عنہ۔ (احمد۔ ترمذی، دارمی، ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح لکھا ہے۔)

راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما، ترمذی، حدیث شریف: وہ حفاظت کرنے والی ہے۔ اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔

نافع ترین واقعہ:

(یا اللہ! مجھے یہاں چند لمحات کے دوران شدید رونا آیا۔ اس کی برکت سے پوری امتِ مسلمہ پر رحم فرمادے) راقم

سیدنا خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے "الم تنزیل" اور اسی طرح "تبارک الذی" کے متعلق اطلاع پہنچی ہے کہ ایک آدمی ان سورتوں کو پڑھا کرتا تھا، ان کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھتا تھا اور تھا بڑا گنہ گار۔

(قبر میں) اس سورت نے (پرندہ کی شکل میں آ کر) اس پر اپنے پروں کا سایہ کرلیا اور عرض کیا الٰہی اس کو بخش دے۔ یہ مجھے بہت پڑھتا تھا۔ اللہ نے اس کی سفارش قبول فرمالی اور فرمایا اس شخص کے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی لکھ دو اور اس کا درجہ اونچا کردو۔ یہ بھی انہی کا قول ہے کہ قبر کے اندر یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرتی ہے اور کہتی ہے الٰہی اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو میری سفارش اس قاری کے متعلق قبول فرما۔ اگر تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھے کتاب سے مٹا دے۔ (ماخوذ۔ تفسیر مظہری جلد بارھویں از صفحہ 13 تا 36۔ مترجم سید عبدالدائم الجلالی۔ رفیق ندوۃ المصنفین۔ ناشر سعید ایچ ایم کمپنی۔ ادب منزل کراچی 1985)

95۔ بحوالہ سورۃ نون:

حدیث شریف: سب سے اوّل اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ۔ عرض کیا۔ کیا لکھوں ارشاد: تقدیر کو لکھ۔ چنانچہ قلم نے ہر وہ چیز لکھ دی جو گذر گئی اور آئندہ کبھی بھی ہونے والی ۔امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ قلم نور کا تھا جس کا طول آسمان وزمین کی درمیانی مسافت کے برابر تھا۔ قلم کی رب نے

قسم بھی کھائی (قلم کو ہر شے کا علم۔ حضور ﷺ کے علم کا اندازہ کون کر سکتا ہے)

خلق عظیم: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ بلاشبہ آپ ﷺ بڑے اخلاق کے مالک ہیں خلق عظیم کا مجموعہ یہ ہے کہ پیش نظر اصل مقصد سوائے خدا کے اور کچھ نہ ہو۔ (قتادہؓ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کوئی چیز آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم میں نے نہ چھوئی۔ (ریشم سے زیادہ نرم)

نہ آپ ﷺ کے پسینہ سے زیادہ خوشبودار کسی مشک اور عطر کو پایا (مسلم و بخاری)

مدینہ شریف کی باندی بھی آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی تھی (بخاری شریف)۔ راوی انسؓ۔ آپ ﷺ کو کسی کے سامنے زانو آگے نہ بڑھاتے دیکھا۔

نوٹ: جو آیت کریمہ خیر البشر ﷺ کی شان میں ہو وہاں علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت تفصیل و تشریح کے ساتھ اس کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ بعض مفسرین نے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کیا ہے۔

واقعہ: حنین سے واپسی پر کچھ دیہاتی مانگتے کیلئے آپ ﷺ سے چمٹ گئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک کیکر کے درخت کی پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ دیہاتیوں نے آپ ﷺ کی چادر جھپٹ لی۔ فرمایا۔ مجھے میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس ان سنگریزوں کے برابر بھی اونٹ ہو نگے تو میں تم کو بانٹ دونگا تم مجھے بخیل نہ پاؤ گے نہ جھوٹا نہ کم حوصلہ یا بزدل (بخاری۔ راوی جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے)۔

"جنت میں سب سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو لے جانے والی چیز تقویٰ اور حسن اخلاق ہے" راوی ابوھریرہ حسن خلق کے بارے میں بے شمار احادیث ہیں۔

حلّاف: سب جھوٹی قسمیں کھانے والے۔ بکثرت جھوٹی قسمیں کھانے والا۔

ھَمَّاز: غیبت کرنے والا۔ مَشَّاءٍ م بِنَمِيْمٍ: چغلی کے طور ر باتیں بتانے والا

مناعٍ لِّلْخَيْرِ: ہر اچھے کام سے لوگوں کو روکنے والا۔

مُعْتَدٍ: بے حد ظالم۔ اَثِيْمٍ: بڑا گنہ گار۔

عُتُلٍ :بدخلق۔زَنِیْمٍ۔حرامی:

97۔ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ ۔اس روز کو یاد کرو جب پنڈلی کھولی جائے گی۔میدان حشر میں نور الٰہی کی ایک مخصوص پرتواندازی۔

98۔ صوفی پر لازم ہے کہ مخلوق کی طرف سے جو دکھ پہنچے اس پر صبر کرے۔منکروں کے حق میں بددعا کرنی جائز نہیں۔ (یا اللہ! راقم کو معاف فرمادے۔آمین)

99۔ نظر بد۔قبیلہ بنو اسد کی نظر کی یہ کیفیت تھی کہ اگر ان میں سے کسی کے سامنے کوئی موٹی اونٹنی یا گائے گذر جاتی اور وہ اس کو دیکھ کر باندی سے کہتا اری جا یہ ذراٹوکری اور درہم لے کر جانا اور اس کا گوشت لے آنا تو وہ جانور اس جگہ گر کر مر جاتا۔صفحہ 61

عرب میں ایک آدمی تھا۔جب دو تین دن بھوکا رہ کر اپنے خیمہ میں لوٹ آتا اور ادھر سے اونٹ بکریاں گذرتیں اور وہ کہہ دیتا کہ آج اُن سے خوبصورت ہم نے اونٹ اور بکریاں نہیں دیکھیں تو وہ کچھ ہی دور جانے پاتے تھے کہ ان میں سے چند جانور گر کر مر جاتے۔

راوی جابرؓ حدیث شریف۔نظر آدمی کو قبر میں لے جاتی ہے اور اونٹ کو ہانڈی میں۔
(ابونعیم فی الحلیہ) ابن عدیؒ نے حضرت ابوذرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔نظر حق ہے۔نظر حق ہے (کئی احادیث)

100۔ صفحہ 63: اولیاء اللہ کی علامت ہی یہی ہے کہ ان کے دیدار اور بیان سے اللہ کی یاد ہو جاتی ہے۔مرخوع احادیث۔اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے اللہ کی یاد ہو"

خواجہ حسن بصریؒ سورۃ القلمہ کی آخری آیت کی قرآت نظر بد لگنے کا علاج ہے

101۔ سورۃ الحاقۃ: افضل ترین دل وہی ہے جو زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔(رب تعالیٰ کو)
راوی ابن عمرؓ طبرانی شریف

102۔ تلاوت قرآن فناء نفس کے بعد موجب ترقی درجات ہے (قرآن صرف اہل تقویٰ کے لئے تذکرہ ہے) اگرچہ فناء نفس سے پہلے تلاوت نیک کام ہے۔نیکیوں کا عمل ہے۔

103۔ سورۃ المعارج 82 تا 98........... جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کیا کرو"

(ترمذی)۔راوی عبادہ بن صامتؓ

104۔ بحوالہ حدیث شریف۔جنت کے اندر 100 درجات میں۔ہر درجہ کا دوسرے درجہ سے فاصلہ بلحاظ بلندی اتنا ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان۔فردوس کا درجہ سب سے اونچا ہے۔

105۔ صفحہ 85 تا 86 (جلد 12) صوفیہ نے کہا ہے کہ صوفی کو فناءِ قلب کا مرتبہ اللہ کی کشش سے نبی معظم ﷺ اور مشائخ کے وسیلے سے حاصل ہوتا ہے لیکن شیخ کی کشش کے بغیر اگر خود عبادت وریاضت سے اس مرتبہ پر پہنچنا چاہے گا تو پچاس ہزار برس میں پہنچے گا۔(پچاس ہزار برس زندہ رہنا بلکہ دنیا کا باقی رہنا ہی تصور کی رسائی سے باہر ہے۔حضرت مفسرؒ) ھَلُوْعٌ: ناجائز چیزوں کی حرص کرنے والا۔سخت کنجوس تنگ دل۔بے صبر شدتِ حرص اور قلتِ صبر۔

106۔ حدیث پاک۔راوی ابن عباسؓ اگر آدمی کو مال سے بھری ہوئی دو وادیاں مل جائیں تب بھی وہ تیسری کا خواہستگار رہتا ہے۔آدمی کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھرتی (متفق علیہ)

راوی انسؓ: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر دو چیزیں اسکی جوان ہو جاتی ہیں۔مال کی حرص عمر کی حرص (متفق علیہ)

107۔ مومن کے مراتب میں چوٹی کا درجہ نماز ہی ہے۔89 یہی مومن کی معراج اور دین کا ستون ہے۔ارشاد مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ: جن مراتب کا حصول آدمی کے لئے ممکن ہے ان میں سب سے اونچا مرتبہ نماز کا ہے۔

108۔ مومن کا ہر کام خیر ہی خیر ہے (خلاصہ حدیث) کیونکہ وہ نعمت پر شکر اور تکلیف پر صبر کرتا ہے (اس طرح دکھ بھی خیر ہو جاتا ہے)

109۔ حضور قلب حاصل کرنے اور دسوسوں کو دور کرنے میں نماز میں سجدہ گاہ پر نظر قائم رکھنے کو بڑا اثر آفرین دخل ہے۔

110۔ لواطت، متعہ، مشت زنی حرام۔93-94

111۔ حدیث شریف کا مفہوم: امانت میں خائن۔جھوٹا۔وعدہ خلاف۔جھگڑنے پر گالیاں

بکنے والا منافق ہے۔

112۔ سورۃ نوح 99 تا 112 حدیث شریف راوی سیدنا سلیمان فارسیؓ دعا کے سواء قضا کو کوئی چیز نہیں لوٹاتی۔ عمر میں زیادتی نیکی سے ہوتی ہے۔ عمر میں برکت سے مراد ثواب کی کثرت ہے۔ قضا برم میں تبدیلی نہیں۔ قضا معلق میں تبدیلی ممکن ہے۔

113۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اتنا مارتے کہ اپنی وانست میں مردہ سمجھ کر نمدہ میں لپیٹ کر گھر میں ڈال آتے تھے۔ فخا کر بحوالہ ابن عباسؓ

اتنا گلا گھونٹتے کہ آپ بے ہوش ہو جاتے۔ محمد بن اسحٰق بحوالہ عبید بن عمر لیثی

114 جتنے تم عطیہ ملنے سے خوش ہوتے ہو۔ انبیاء مصیبت پر اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں (مستدرک۔ ابن ماجہ "عبدالرزاق" نے ابوسعیدؓ سے)

115۔ عذاب قبر: راوی عائشہؓ بخاری و مسلم۔ میں نے نہیں دیکھا کہ جناب رسول ﷺ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو"

"قبر آخرت کی پہلی منزل...... راوی عثمان غنیؓ ترمذی ابن ماجہ

116۔ سیدنا نوح علیہ السلام کے باپ لمک بن متوشلخ اور ماں سمجار بنت انوشؓ دونوں مومن تھے۔

117 سورۃ الجن 113 تا 149 جنات کا حال تفصیلا ہے"

ابو داؤدؒ نے سیدہ عائشہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ نجاشی کی وفات کے بعد ہم آپس میں تذکرہ کرتے تھے۔ کہ ان کی قبر پہ پیہم ایک نور نظر آتا ہے۔

118۔ ابن عقیلؒ نے بروایت انس رضی اللہ عنہ علماء اس وقت تک پیغمبروں کی طرف سے امین ہیں جب تک بادشاہ کے ساتھ نہ مل جائیں۔ اور دنیا میں نہ گھس جائیں۔ صفحہ 140

119۔ اہل سنت و جماعت: اولیاء کی کرامتین (درحقیت) ان کے پیغمبر کا معجزہ ہوتا ہیں۔ حضور خاتم النبین ﷺ کو تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے بھیجا گیا ہے۔ (اسلئے تمام انسان آپ کی قوم قرار پائی)۔ سیدہ مریمؑ پیغمبر نہ تھیں۔ اس سورت کی تفسیر میں علم غیب پر مفصل بحث ہے۔

120۔ سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم: پیشانی۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں زانو۔ دونوں قدموں کے سرے۔

121۔ (دارمی ابن عباسؓ)۔ نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹا جائے'' یہ حکم ہے۔

122۔ عبدیت کمال (بشری) کا سب سے اونچا درجہ ہے (سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

سورۃ المزمل شریف 150 تا 185 قیام رکن ہلواۃ ہے 151 سورۃ ہذا کی آخری آیات کو بارہ مہینوں تک روکے رکھا۔ آپ ﷺ مع صحابہ رات بھر ایک سال تک قیام فرماتے رہے۔

123۔ نماز شب: مسلم شریف: راوی جابرؓ رات میں ایک ساعت ایسی ہے اگر ٹھیک اس ساعت میں کوئی مسلمان دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے تو اللہ ضرور عطا فرماتا ہے۔ مفہوم

حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن فاقہ کرتے۔ آدھی رات سوتے آدھی رات عبادت کرتے۔ (مفہوم) بخاری و مسلم

راوی ابوامامہؓ حکم نماز شب کا التزام کرو۔ یہ گذشتہ صالحین کا طریق ہے۔ قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے گناہوں کو ساقط کرنے والا اور خطاؤں سے روکنے والا ہے (ترمذی)

سب سے زیادہ بندہ سے رب کا قرب رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے (ترمذی۔ حسن صحیح) راوی عمرو بن عینیہؓ

124۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ ۔ شبانہ روز برابر ذکر میں مشغول رہنا نہ کہ کسی وقت سستی پیدا ہو نہ غفلت مراد قلبی ذکر ہے دراصل قلبی ذکر ہی ذکر ہے

125۔ نماز میں بسم اللہ: جہر کے ساتھ پڑھنا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام سے منقول ہے نہ خلفاء اربعہؓ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بسم اللہ قطعاً نماز میں نہ پڑھی جائے۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک صرف سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ چپکے چپکے پڑھنی مسنون ہے۔ دوسری سورتوں کے ساتھ بالکل نہ پڑھی جائے۔ امام محمدؒ ہر سورۃ کے ساتھ خاموشی سے پڑھنی مسنون ہے۔ شافعیہ نے بسم اللہ کو جہر کے ساتھ پڑھنے کے متعلق 19 احادیث ذکر کی ہیں دار قطنی اور خطیب نے نقل کیا ہے ابن جوزی نے سب حدیثوں کو بیان کرنے کے بعد لکھا

ہے کہ دار قطنیؒ کا قول ہے کہ بسم اللہ کو جہر کے ساتھ پڑھنے کی جو حدیث ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ صحابہؓ کے بالجہر پڑھنے کی روایتیں کچھ صحیح ہیں کچھ ضعیف ابوداؤد کی روایت: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بسم اللہ کو جہر کے ساتھ پڑھتے تھے۔ بعد میں رب نے پوشیدہ پڑھنے کا حکم دے دیا۔ خلفاء اربعہ ابن مسعود عمار بن یاسرؓ عبداللہ بن معقلؓ عبداللہ بن زبیرؓ عبداللہ بن عباسؓ اور عالی مرتبت تابعین مثلاً حسن بصریؒ شعبی سعید بن جبیر ابراھیم نخعی قتادہ عمر بن عبد العزیز۔ اعمش رحمۃ اللہ علیہ، ثوری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ان حضرات میں سے کسی سے بالجہر پڑھنا۔ ثابت نہیں۔ بلکہ جہر نہ کرنا ثابت ہے۔ معاویہ عطاء طاوس اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بسم اللہ کی جہری قرآت منقول ہے۔

126۔ **وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ** :رب کے سوا اپنے دل کا رشتہ ہر چیز سے توڑلو۔ اور اللہ ہی کی طرف ہو جاؤ یہ مراد بھی نہیں ہے۔ کہ لوگوں سے ملنا چھوڑ دو اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کرو۔ اسلام میں سادھو پن قطعاً نہیں ہے نفس کا بیوی بچوں کا بھی حق ہے (ہر کام رضا اور حکم سمجھ کر کرنا ہے۔ مفہوم)

127۔ راوی سیدنا عمرؓ ترمذی ابن ماجہ حضور خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تم اللہ پر پورا توکل کرلو۔ جیسا کہ توکل کا حق ہے تو جس طرح وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے تم کو بھی دے گا۔

128۔ راوی حضرت عمرؓ۔ امام بیہقیؒ۔ امام بغویؒ "روح القدس نے میری روح میں یہ بات پھونک دی ہے کہ کوئی شخص اپنا رزق پورا کئے بغیر نہیں مرتا۔ لہٰذا تم اللہ سے تقویٰ رکھو اور اچھے راستہ سے رزق کی طلب کرو۔"

129۔ ہمارے شیخ اعظم حضرت مولانا یعقوب کرخیؒ : آغاز سورۃ سے آیت 9 تک مختلف مقاماتِ سلوک کی طرف اشارہ ہے۔ رات کی خلوت، تلاوت، ذکر، نفی ماسویٰ، توکل باللہ۔ لیکن سب سے اونچا درجہ جفاء اعداء پر صبر ہے۔ **واصبر علیٰ مایقولون**○

130۔ تہجد کی نماز سنت موکدہ یا مستحبہ؟ اختلافی مسلہ۔ بعض علماء: ہمارے لئے مستحب اور جناب رسول اللہ ﷺ پر وفات تک فرض تھی۔

"میرے نزدیک صلوٰۃ تہجد سنن ہدیٰ مداومت سے ہے۔ آپ ﷺ کی مداوقت

ہمارے نزدیک بطور نفل تھی۔ بطور وجوب بھی ہو تب بھی ہرج نہیں (مفہوم) سنت موکدہ ہونے پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث دلالت کرتی ہے ...... سورۃ فاتحہ پڑھنے یا نہ پڑھنے (امام کے ساتھ) کا تفصیلی بیان ہے

131۔ بحوالہ آخری آیت کریمہ:

آدمی اپنی نیکیوں پر اعتماد اور بھروسہ نہ کرے۔ بلکہ نیکی کے ساتھ استغفار بھی کرتا ہے آدمی کی کوئی طاعت قصور سے خالی نہیں ہوتی۔ کتنی ہی بڑی نیکی ہو بارگاہِ خداوندی کے شایان شان نہیں ہوتی۔ جب تک اس کے ساتھ عاجزی، قصور اور حقارت کا اقرار شامل نہ ہو۔

132۔ سورۃ المدثر: ص 186 تا 205۔ دوزخ پر 19 ملائکہ مسلط ہونگے ہر فرشتہ کے مونڈ ہوں کے درمیان ایک سال کی راہ کے بقدر فاصلہ ہوگا۔

45۔ فصل الٰہی پر اعتماد رکھنے والے اصحاب یمین ہیں۔ (مفہوم) 199

133۔ احادیث شفاعت متواتر المعنی ہیں۔ جس کا شفاعت پر ایمان نہ ہوگا وہ شفاعت کا مستحق نہ ہوگا۔

134۔ سورۃ القیامتہ۔ ص 206 تا 224 سب سے معزز جنتی وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ کا دیدار کرے گا۔ (حدیث شریف)

135۔ راوی سیدنا ابو ہریرہؓ حدیث شریف۔ تم میں سے جو شخص سورۃ التین پڑھے۔ اسے آخر پر کہنا چاہیئے

بلیٰ دانا علیٰ ذالک من الشاھدین: اور جو شخص لا اقسمہ بیوم القیامہ پڑھے وہ بھی آخر پر۔ یہی کہے جو والمرسلات پڑھے وہ "آمنا باللہ" کہے۔ الحمد للہ بعونہ ومنہ تعالیٰ۔

136۔ سورۃ الدھر۔ 225

سیدنا انسؓ راوی۔ بحوالہ ابن ماجہ۔ حضور سراجا منیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مفہوم: گھر میں نماز ایک نماز کا اجر۔ محلّہ کی مسجد میں 25 نمازوں کا۔ جامع مسجد میں 500 نمازوں کا۔ مسجد اقصیٰ میں ہزار نمازوں کا اور میری مسجد میں 50 ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کا۔ سرکار

عالم ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی تھی کہ رب تعالیٰ مدینہ منورہ کی برکات مکہ معظمہ سے دُگنی فرمائے ،اس طرح مسجد نبوی شریف کی نماز کا اجر مسجد حرام سے زیادہ بنتا ہے۔راقم

صفحہ 50۔آیت 8۔ویطعمون اطعام ......کی تفسیر میں وہ واقعہ بیان فرمایا ہے جس میں حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ کی بیماری اور تین دن روزہ رکھنے کی نذر ماننے کا ذکر ہے اور اپنا کھانا مسکین یتیم اور اسیر کو دے دیتے رہے۔حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ،حضرت فضہؓ نے روزے رکھے ......(یہ واقعہ تفصیلا راقم نے اپنی کتاب خلفائے راشدینؓ میں عرض کیا ہے)

حضرت مفسر علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس سورۃ کا کچھ حصہ مکی ہے اور کچھ مدنی۔(مذکورہ واقعہ مدینہ شریف میں پیش آیا)

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کا انکار کیا ہے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی۔

135۔ حدیث شریف:راوی عبداللہ بن عمروؓ مسلم شریف ''تمام نبی آدم کے دل ایک کی طرح رحمٰن کی چٹکی میں ہیں جس طرح چاہتا ہے اس کو پھیر دیتا ہے۔اسکے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ!اے دلوں کو پھیرنے والے،میرے دل کو اپنی طاعت پر موڑ دے۔

136۔ سورۃ المرسلات اس سورۃ میں دوزخ کا مفصل بیان ہے آگے پارہ عم۔

آگے راقم سورتوں کے نام نہیں لکھے گا۔سورۃ النزعٰت

روایات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم کثیف کی طرح نفس بھی ایک جسم ہے مگر لطیف جو بدن میں نفوذ کیئے ہوئے ہے۔اور عناصر اربعہ کی پیداوار ہے۔روح وقلب اور دوسرے غیر مادی جواہر ممکنہ جن کا وجود عالم امر سے تعلق رکھتا ہے اس پر حاکم ہیں۔حدیث میں آیا ہے کہ نفس کو بدن سے کھینچا جاتا ہے۔نفس مومن کیلئے ساتویں آسمان تک دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ روح (بمعنی نفس) ایک جسم ہے

137۔ آیت 40،41۔

اور بدی کا حکم دینے والے نفس کو خواہشات سے جس نے روکا تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے

ھویٰ: تمام ممنوعات کا سر چشمہ اور حرام چیزوں کی بنیاد ہے ہویٰ بدترین گندی مخلوق۔ (ابو بکر دراق رحمۃ اللہ علیہ)

ھویٰ از روئے عقل اور شرع بری ہے۔ عبادت یعنی انتہائی درجہ کی فروتنی کا اظہار۔ خواہش پرستی عبودیت کی ضد ہے خواہش پرستی سے انسان اوراوامر ونواہی کے پابند نہیں ہوتے۔

حدیث شریف: جب تک کسی کی خواہش اس کے تابع نہ ہوجائے جو میں لے کر آیا ہوں وہ مومن نہیں ہوتا رداہ البغوی فی شرح السنتہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اربعین میں لکھا ہے۔

139۔ سورۃ عبس ص 301 تا 311

307۔ عُتَیْبَۃُ اور مُعَیْتِیْب ابولہب کے بیٹے۔ بعد میں مسلمان ہوگئے۔ عتبہ جس نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دی اور حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیض مبارک پھاڑ دی تھی اُسے شیر نے ہلاک کر دیا تھا۔

140۔ سورۃ کوّرت۔ (قیامت کا منظر بیان فرمایا گیا ہے) صفحہ 315 زندہ بچہ کو دفن کر دینا گناہ کبیرہ ہے۔

یہ قتل ناحق ہے۔ چار ماہ سے زیادہ کا حمل ساقط کرنا۔ بھی اسی حکم میں ہے۔ چار ماہ سے کم کا حمل ساقط کرنا بھی حرام ہے۔ عزل پوشیدہ زندہ دفن ہے

سورۃ الانفطار۔ جب آدمی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا رخ اس کی طرف کر لیتا ہے (حدیث 327)

142۔ سورۃ التطفیف 344: ارواح مومنین کی قرارگاہ علیین میں ہے ارواح کفار سجین میں۔ لیکن اس کے باوجود ہر روح کا اپنے قبر والے جسم سے ایک خاص تعلق رہتا ہے۔

جس کی حقیقت خدا ہی جانتا ہے...... صاحب قبر زائر کے سلام کو سنتا ہے امام شعبی روحوں کا تعلق اجسام سے ہوتا ہے روحوں کو عذاب ہوتا ہے اور جسم کو دکھ ہوتا ہے (قبر نام اس محسوس مرئی گڑھے کا نہیں جو زمین میں ہو عالم برزخ...... میں ہماری دنیا کا مادی احساس وشعور نہیں۔ برزخ کا انسان لافانی ہے۔

143۔ سورۃ الانشقاق:

حدیث شریف: جس سے حساب لیا گیا اس کو عذاب دیا گیا صفحہ 352 (بخاری شریف) یہاں راقم کو رونا بھی آیا اور زبان پر یہ مصرعہ جاری ہوا۔

جے پرھوون تے اڑ آواں روضے دی زیارت پاواں

شاہا مدینے والیا

"مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ"

144۔ عطاء نے ابن عباسؓ کی روایت سے ایسا ہی قصہ نقل کیا ہے نجران (علاقہ یمن) میں حمیری بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یوسف ذونواس بن شرجیل تھا ولادت طیبہ سے ستر سال پہلے کا واقعہ ہے۔ ذونواس نے بارہ ہزار آدمی جلا دیئے۔ اور پھر خود مع اسپ سمندر میں غرق ہوا۔ اس ظالم بادشاہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن تامر کو بھی شہید کیا تھا، محمد بن عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنھم نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک نہر کھودی گئی تو دیکھا گیا کہ سر کے زخم پر عبداللہ بن تامر ہاتھ رکھے ہوئے ہے جب ہاتھ کو سر سے ہٹایا جاتا تھا تو خون ابل پڑتا تھا۔ جب ہاتھ چھوڑا جاتا تو اپنی جگہ پہنچ جاتا۔ سورۃ البروج میں اصحاب لاخدود۔ کے ضمن میں مذکورہ واقعہ بیان کیا گیا ہے یہ حال راقم نے اپنی کتاب مصباح نجات" کے تیسرے باب میں لکھا ہے۔

146۔ سورۃ الاعلیٰ راوی سعد بن مسعد رضی اللہ عنہ جو شخص قرآن پڑھ کر بھلا دیتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے کوڑھی ہو کر جائے گا (ابوداؤد"۔ دارمی)

147۔ راوی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: (احمد) حضرت علیہ الصلوٰۃ دا السلام سورت اعلیٰ سے محبت رکھتے تھے۔ آپ وتر کی پہلی رکعت میں یہی سورۃ تلاوت فرماتے۔ (اس سورۃ کا مرتبہ عروج میں بڑا اثر ہے حضور خباب مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ)

148۔ تزکیہ نفسِ کے لئے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ نے متبدی کیلئے اسم ذات یا نفی اثبات کے ذکر کو معین کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ بغیر تذکیۂ نفس کے نماز کا پورا فائدہ حاصل نہیں

ہوتا نماز کے بغیر تجلیات ذاتی کا نہ حصول ہوتا ہے اور نہ ان میں ترقی۔ صفحہ 383

149۔ سورۃ الغاشیہ۔ سورۃ الفجر 393 تا 408 ذوالحجہ کی پہلی دس راتوں کا بیان فجر کی ابتدائی آیات میں۔ حدیث شریف۔ راوی ابوہریرہؓ رمضان کے بعد افضل روزے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز'' (مسلم۔ (نفس کے مراد روح۔ جان۔ راقم) آیت 27 تا 30۔

150۔ سورۃ البلد۔ سورۃ الشمس۔ سورۃ اللیل۔ اللیل کی ابتدائی آیات ہی امیہ بن خلف کا بیان اور آخری آیات میں سیدنا ابوبکر صدیق اکبرؓ کا ذکر جمیل۔ (کفار اور مومنوں کا بیان)۔

436: انبیاء کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ کا سب لوگوں سے زیادہ متقی ہونا بتا رہا ہے کہ آپ سب سے افضل بھی تھے۔ اجماع اہلسنت بھی اسی پر ہے علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے اس بارے میں جملہ معلومات از قرآن وحدیث اور روایات اجماع اپنی کتاب السیف المسلول میں تحریر فرمائی ہیں۔ راقم نے اپنی کتاب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تاریخ اور سیرت کے تناظر میں صفحات قریباً 370 میں آپؓ کا تفصیلی ذکر جمیل لکھا ہے۔ یہ کتاب رب تعالیٰ کے فضل سے منظور اور مقبول بھی ہے۔

151۔ سورۃ والضحیٰ اس سورۃ سے آخری سورۃ تک ہر ایک کے آخر پر تکبیر کہنا ضروری ہے مسنون ہے اس سورۃ مبارک میں حضور اوّل الانبیاء ﷺ کی کمال شان اور حیات طیبہ بیان فرمائی گئی ہے ''اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ امید آفرین آیت **ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ** ہے۔

152۔ سورۃ الضحیٰ کی آخری آیت مبارکہ واما بنعمۃ ربک فحدث خداداد نعمت کا شکر ادا کرو۔

153۔ (1) سنان بن سنیہؓ نے اپنے باپ کی روایت سے...... سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کھانے، والا (کھانے کا) شکر ادا کرنے والا۔ (بھوک پیاس پر) صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔ رواہ احمد ابن ماجہ، والدارمی باسناد صحیح الترمذی من حدیث ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ (2) رشعت بن قیسؓ کی روایت: شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار دہ

ہے جولوگوں کے احسان کا بہت شکرادا کرنے والا ہو۔(3) ایک روایت: نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہ شکر کرے لوگوں کا۔ راذی ثقہ ہیں۔(احمد) (4) راوی جابر بن عبداللہؓ جس کے ساتھ کوئی اچھا سلوک کیا جائے اس کواس اچھائی کا بدلہ دینا چاہئے۔ اگر بدلہ چکانے کے قابل کوئی چیز نہ ہے تو دینے والے کی ثناہی کردے (5) راوی نعمان بن بشیرؓ میں نے خود سنا رسول رحمت عالم ﷺ فرمارہے تھے۔ جس نے تھوڑے کا شکرادانہیں کیا اس نے زیادہ کا بھی شکر نہیں کیا اللہ کی نعت کو یاد کرنا شکر ہے۔ جماعت (اہلسنت) اللہ کی رحمت ہے۔ تفرقہ اللہ کا عذاب ہے۔ امام بغوی رضی اللہ عنہ نے یہ تمام احادیث نقل کی ہیں (6) حدیث کا تقاضا ہے کہ استاداور شیخ کا شکرادا کیا جائے۔

مسئلہ: ہر نعمت کا شکر واجب ہے۔ نعمت کا بیان کرنا ہے شکر نعمت ہے۔ (اسلئے حضور سید الابرار ﷺ نے اپنے کمالات کا ذکر فرمایا ہے۔ راقم) حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر در جیلانیؒ نے بھی۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کو اللہ نے ولایت کے تینوں مراتب عطا فرمائے تھے کمالیت نبوت بھی عنایت کئے تھے۔ اولوالعزم رسولوں کے بھی۔ باتباع رسول بھی بوراثت تخلیق بلاعمل) بھی۔ فطری تخلیق نبی معظم ﷺ کی طینت سے ہوئی تھی۔ مجدد الف ثانی اور قیوم تھے۔ آپ نے تمام امور کا خود ذکر فرمایا ہے۔ (یہ تذکرہ غرور نہیں۔ جھوٹا دعویٰ نہیں) بلکہ تحدیث نعمت ہے۔ اگر کوئی شخص ان بزرگان دین کے اس قسم کے اقوال کو خلاف شرع قرار دیتا ہے تو وہ آیت شریفہ کا منکر ہے۔ بیان کرنے والا نفسانی صفات سے یکسر پاک ہو۔

154۔ سورۃ الانشراح: دومرتبہ شرح صدر ہوا۔

155۔ سورۃ التین: مومن بڑھاپے یا مرض کی وجہ سے اگر عمل نہ کر سکے تو اس کے اعمال میں انقطاع نہیں ہوتا۔ 463 بحوالہ آیت نمبر 6۔

156۔ انجیر بواسیر کو کھودیتا ہے۔ نقرس کو فائدہ دیتا ہے۔ روغن زیتون سالن کی جگہ بھی ہے۔ تین اور زیتون دو پہاڑ بھی ہیں۔ جن پر دمشق آباد ہے۔ زیتون بیت المقدس ہے (قتادہؓ) اصحاب کھف کی مسجد تین ہے اور ایلیا زیتون ہے (ابو محمد بن کعبؓ)

157۔ عاصم احولؒ نے۔ ابن عباس کا قول بیان کیا: وہ لوگ جو قرآن پڑھتے میں ان کو ناکارہ

بدترین عمر تک نہیں پہنچایا جاتا۔ بروایت عکرمہؒ:
جلال الدین محلیؒ مومن اگراتنی عمر کو پہنچے کہ عمل سے عاجز ہو تب بھی اس کے لئے عمل کا اجر لکھا جاتا ہے راوی سیدنا انسؓ جب مسلمان کسی جسمانی تکلیفوں میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ فرشتے کو حکم دیتا ہے اسکے لئے اب بھی وہی نیک عمل لکھ جو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی حدیث مبارکہ مروی ہے (امام بغوی) امام بخاری علیہ الرحمتہ نے مریض ومسافر کے لیے ایسی ہی حدیث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کی ہے۔

158۔ سورۃ العلق: امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے حضرت عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا ہے۔ سب سے پہلے سورت اقراء باسم ربک نازل ہوئی۔ اکثر اہل تفسیر کا اسی پر اتفاق ہے۔

159۔ غار حرا میں عبادت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خلق سے یکسو ہو گئے تھے۔ حق کی طرف جھک گئے تھے مراقبہ فکری فرماتے تھے۔ وحی کے بعد جو لرزہ پیدا ہوئے۔ کا ذکر حدیث میں ہے وہ جبرئیل علیہ السلام کے خوف سے نہ تھا۔ آپ کو اللہ کے علاوہ دوسرے کے شغل میں مصروف ہونا پڑتا۔ یا بار نبوت کے اٹھانے کے باعث تھا۔

(نوٹ۔ قلم سے دیا ہوا علم لوح محفوظ میں ہے۔ لوح محفوظ کسی دلی کی نظر سے پوشیدہ نہیں راقم)

لیکن انسان کو دیا ہوا علم لوح محفوظ کے علاوہ بھی ہے صفحہ 473 علمہ آدم الاسماد کلھا۔ اگر لوح محفوظ والا علم ہی ابوالبشر علیہ السلام کو ہوتا تو فرشتے۔ آپ کے سوال کا جواب دے دیتے۔ (قابل غور)

160۔ القدر: جس نے شب قدر کی عشاء اور اور فجر کی نماز باجماعت پڑھ لی اس کو شب قدر کا ثواب مل گیا (491)

161۔ البینہ: راوی انس رضی اللہ عنہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی (بن کعبؓ) سے فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں۔ (ایک روایت میں اس سورۃ کا نام

ہے) عرض کیا۔ کیا اللہ نے میرا نام بھی لیا ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ یہ سنکر آپؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ شان ابی بن کعبؓ (متفق علیہ)

162: سورۃ الزلزال: اللہ تعالیٰ جناب آدم علیہ السلام سے فرمائے گا دوزخ کا حصہ بھیجو راوی عمرانؓ ترمذی نے صحیح فرمایا ہے۔ یہ مختلف طریقوں سے مروی۔ صحیحین میں ابو سعید خدریؓ سے آدم علیہ السلام عرض کریں گے پروردگار دوزخ کا کیا حصہ؟ فرمان ہوگا کہ ہر ہزار میں سے 999 ایک باقی رہے گا اس کلام کو سن کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے اللہ کا عذاب سخت ہے۔ زلزلہ کئی بار آئے گا زمین اپنے جگر پاروں کو سونے چاندی کے ستولوں کی طرح پھینک دے گی۔ (حدیث شریف)

صحیحین: فرات سے بہت سونا برآمد ہوگا قیامت نہ آئے گی جب تک فرات سونے کا پہاڑ برآمد نہ کردے گی۔ اس سونے پر لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے

بحوالہ حدیث شریف۔ زمین کی خبریں؟ جس بندے اور بندی نے زمین کے اوپر جو کچھ کیا ہوگا زمین اس کی شہادت دے گی۔ (احمد۔ نسائی۔ ابن ماجہ ابن حبان البیھقی۔ ترمذی)

طبرانی نے حضرت ربیع حرثی سے: (فرمان۔ زمین سے احتیاط رکھو۔ یہ تمہاری ماں ہے) طبرانیؒ نے مجاہد کا قول بھی نقل کیا ہے۔

163: حدیث مبارکہ "تھوڑی بھلائی کو بھی حقیر نہ سمجھو خواہ اتنا ہو کہ اپنے بھائی سے شگفتہ روئی سے پیش آؤ: رواہ مسلم۔ وعدہ الٰہیہ میں خلاف ورزی ناممکن ہے۔

مومن خواہ فاسق ہو اور بغیر توبہ کے مرجائے آخر میں جنت میں ضرور جائے گا صفحہ 502 اس پر اجماع ہے۔ (حدیث شریف میں متعلقہ متواتر فرمان موجود۔ راقم)

(کفار کیلئے آخرت میں سوائے دوزخ کے اور کچھ نہیں۔ راقم)

164 سیدنا حذیفہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت۔ حدیث مبارکہ قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ قیامت کے دن اللہ ضرور ایسی مغفرت کرے گا کہ ابلیس بھی اس کی طرف بڑھے گا۔ مگر مغفرت نہ پاسکے گا۔ (البیھقی)

165۔ آخری آیت سورۃ ہذا فیصلہ کن (ابن مسعودؓ) سورۃ الزلزال
یہ آیت ہمارے لئے کافی ہے۔ خواجہ حسن بصریؒ
حضرت انسؓ سے بھی طویل حدیث نقل کی گئی ہے۔ یہ آیت اکیلی۔ یگانہ۔ یکتا۔ فاذّہ ہے یہ سورت نصف قرآن کے برابر۔ (ترمذی۔ بغوی)
راوی علی کرم اللہ وجہہ الکریم: جس نے چار بار اسے پڑھا...... پورا قرآن ختم کرنے کا اجر پایا"

166۔ سورۃ العٰدیات:
قلبی افکار و عقاید ہی اصل ہیں۔ آخری آیت کریمہ۔

سورۃ القارعۃ:

167 سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ: اگر خدا کے ستر گناہ لے کر تم خدا کے سامنے جاؤ تو وہ پیشی آسان ہوگی۔ کہ بندوں کا ایک گناہ لے کر خدا کے سامنے جاؤ۔
علامہ سیوطیؒ: جس متقی کا کوئی گناہ نہ ہوگا اس کے اعمال بھی تولے جائیں گے تا کہ اس کا شرف ظاہر کر دیا جائے۔
علامہ قرطبیؒ: جو بلا حساب جنت میں جائیں گے ان کے اعمال نہ تولے جائیں گے

168۔ التکاثر: میں عذاب قبر کا بیان ہے۔ (حضرت علیؓ)

169۔ کھانا، ٹھنڈا پانی، سایہ وغیرہ کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔ (حدیث شریف)

170۔ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت۔ (ابن عباسؓ طبرانی۔ اصبہانی)
سورۃ تکاثر کی فضیلت ایک ہزار آیات کے برابر۔ (الحاکم۔ بیہقی)

171۔ بخاری شریف: میت کے ساتھ مردہ کے گھر والے، مردہ کا مال واپس ہو جاتا ہے اعمال ساتھ رہتا ہے۔ راوی انسؓ بن مالکؓ
باز پرس: عمر کسی کام میں؟ جسم کو کس کام میں دبلا کیا؟ علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا (مسلم۔ ابن مسعودؓ کی روایت۔ ترمذی۔ ابن مردویہ)

172۔ سورۃ النصر: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت بے حد ہے

173۔ بھلائی کا حکم کرنا۔ برائی سے روکنا واجب ہے۔ترک کرنے والا خاسر ہے (بحوالہ مسلم شریف)

174۔ برائی نہ روکنے پر وعید۔ابوداؤد نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے جس قوم کے درمیان گناہ ہوں۔وہ بدلنے کی طاقت رکھتے ہوں مگر نہ روکیں تو خوب سن لو عنقریب ان پر عمومی وبال آئے گا۔اس موضوع پر بکثرت احادیث ہیں

175۔ سورۃ الھمزۃ: ھمزہ۔لمزہ۔دونوں ہم معنی۔عیب چین۔چغلخور۔ دوستوں میں پھوٹ ڈالنا۔لمزہ: پس پشت بیان کرنے والا۔

احادیث: دوامی دوزخیوں کو لوہے کے صندوقوں میں بند کر دیا جائے گا۔لوہے کی کیلیں ٹھونکی جائیں گی۔دوسرے صندوقوں میں بند کر کے جہنم میں پھینکائے جائے گا۔

176۔ سورۃ الفیل۔قصہ اصحابِ فیل۔22 محرم اتوار کو ہوا۔متفق علیہ۔محمد بن اسحٰق نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔راقم نے اپنی کتاب ذکر خیر نمبر 1 میں لکھا ہے۔

177۔ سورۃ قریش: پڑھنے سے دشمن وغیرہ کے خوف سے امن مل جاتا ہے (جوزی رحمۃ اللہ علیہ حصن حصین۔راوی قزدینی) یہ مجرب ہے۔

صفحہ 542۔میں کہتا ہوں میرے شیخ نے مجھے حکم دیا تھا کہ ہر مصیبت کے دفع کیلئے تمام خوفناک واقعات میں یہ سورت پڑھا کروں۔میں نے اس کا تجربہ کیا اور صحیح پایا۔(علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ)

178۔سورۃ الماعون:

جس نے ریاکاری کیلئے نماز پڑھی۔اس نے شرک کیا۔(حدیث احمد عن شداد بن اوسؓ)

راوی عثمان غنیؓ: نماز میں شیطانی وساوس کو دفع کرنے کا حل: بائیں طرف تین بار تھتکار دیں۔(مسلم)

ساھون: وہ لوگ جو نماز کو اس کے وقت سے موخر کرتے ہیں۔ابن جریر۔ابویعلیٰ۔

حدیث شریف)

رکوع وسجود پورا نہ کرنا۔(ابو عالیہ رحمۃ اللہ علیہ) پرواہ نہیں کرتے نماز کی۔(قتادہ)

غفلت اور سستی (مجاہد رحمۃ اللہ علیہ)۔خواجہ حسن بصریؒ: دکھاوا کی نماز پڑھنے والا۔ساھی ہے

ماعون: زکوٰاۃ۔معمولی اشیاء۔نمک پانی وغیرہ

179۔ سورۃ الکوثر: بدعتی حوض کوثر سے الگ کر دیا جائے گا بحوالہ حدیث شریف۔راوی انسؓ فصل لربک وانحر (حدیبیہ کے دن اتری)۔کوثر نعمت کثیرہ۔ (مسلم شریف)

180۔ پچاس صحابہ رضی اللہ عنہم نے حوض کوثر کا ذکر کیا۔

181 کافرون: ثواب میں چوتھائی قرآن کے برابر راوی انس رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

182۔ راوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد گرامی۔بڑی اچھی دونوں سورتیں فجر کی دوسنت رکعتوں میں۔کافرون الاخلاص۔رواہ ابن ہشام۔

183۔ فردہ بن نوفل بن معادیہؓ عرض سونے سے پہلے کیا پڑھوں؟ ارشاد گرامی۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم: سورۃ کافرون۔پڑھ لیا کرو۔یہ شرک سے بیزاری کا اظہار۔ترمذی۔ابوداؤد۔دارمی

حضور خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ جب تو سفر میں ہو تیری حیثیت سب ساتھیوں سے اعلیٰ ہو۔زادِراہ زیادہ ہو۔عرض جی ہاں فرمایا پانچوں سورتیں پڑھا کرو۔قل یایھا الکفرون۔اذا جآء نصر اللہ۔قل ھو اللہ احد۔الفلق۔الناس۔ہر ایک کو بسم اللہ شریف سے شروع کرو۔...... راداہ ابو یعلیٰؒ بچھو نے کاٹا۔نمک اور پانی لگایا پھر کافرون فلق۔الناس پڑھ کر کاٹنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ پھیرتے رہے۔راوی علی رضی اللہ عنہ)

184۔ سورۃ النصر۔فتح مکہ کا بیان۔بکثرت استغفار پڑھنے کا حکم۔

یہ سورۃ چوتھائی قرآن کے برابر۔(ترمذی۔راوی انسؓ) اس سورۃ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات شریف کی اطلاع دے دی گئی۔پس خدا کی پاکی اور توبہ کا حکم دیا گیا۔اس کے بعد دو سال تک زندہ رہے۔

185۔ سورۃ اللھب: کوہِ صفا پر جب حضور سید الا دلین دالا آخرین ﷺ نے قریش سے فرمایا: (عذاب شدید سے ڈرایا۔) ابولھب نے ایک پتھر آپ ﷺ کو مارنے کیلئے لیا۔ تجھے ہلاکت ہو" کہا اس پر سورت نازل ہوئی۔ دونوں ہاتھوں سے مراد ذات۔ جان۔ دنیا و آخرت۔ حسن اور چہرہ کی چمک کے باعث عبد العزیٰ کی کنیت ابولھب پڑ گئی۔ ابولھب کا لغوی ترجمہ دوزخی۔ بیوی ام جمیل بنت حرب بن امیہ یعنی (ابوسفیان) کی بہن آگ لگا دینے والی۔ چغلخور۔

186۔ سورۃ اخلاص: تہائی قرآن کے برابر (بمطابق احادیث) بے شمار فضائل جس نے قل ھواللہ احد 11 بار پڑھی۔ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے۔ 20 بار پڑھنے پر محل تیس بار پڑھنے پر تین محل اللہ کا عطیہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ سعید بن المسیب" کی مرسل روایت ہے۔

187۔ سورۃ الفلق: جادو کا قصہ جس طرح دیگر تمام تفاسیر اور کتب حدیث میں یہاں اس تفسیر میں بھی درج ہے۔

عقبہ بن عامرؓ سے فرمایا: قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ بارگاہ خداوندی ہی رسائی رکھنے والی (کوئی سورت) تم نہیں پڑھو گے۔ (احمد۔ دارمی۔ نسائی) یعنی بہترین برائے جملہ امراض ومصائب وآلام (راقم)

188۔ سورۃ الناس: آدمی بھی وسوسہ ڈالتے ہیں۔

مسلم مسند احمد۔ میں تجھ کو ایسی سورتیں نہ سکھاؤں جن کی مثل نہ تورات میں نہ زبور میں نہ انجیل میں نہ قرآن میں۔ فرمایا قل اللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق ،قل اغوب برب الناس

189۔ آپ جب رات کو بستر پر جاتے دونوں تھیلیاں اکٹھی کر کے یہ تینوں سورتیں پڑھ کر دم کرتے۔ سارے جسم پر پھیرتے۔ سارے بدن کا مسح تین بار فرماتے (متفق علیہ۔ راوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

پناہ کیلئے دعا کرو: دونوں سورتیں پڑھو۔ ہر مصیبت میں (مفہوم روایات) ترمذی ابوداؤد نسائی

فضائل قرآن مجید:

تلاوت جملہ امراض وآلام کا حل وبہترین بے مثل نسخہ (راقم) دلوں کا زنگ دور کرنے کیلئے۔بہترین نسخہ: ذکرموت اورتلاوت قرآن شریف۔
راوی ابوہریرہ بخاری "وہ شخص ہم میں سے نہیں جواچھی لَے سے قرآن نہ پڑھتا ہو بیماری کیلئے دو شفا کی چیزیں اختیار کرو۔شہداور قرآن" راوی ابن مسعودؓ (ہر جسمانی مرض کیلئے قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیا گیا۔) والحمدللہ رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ واصحابہ اجمعین

آخری التجاء:

راقم ناکارہ نے آج سے قریباً دوسال قبل تفسیر مظہری سے درج بالا ملفوظات قدسیہ نوٹ کئے تھے۔شوال المکرّم 1431ھ میں دوبارہ ان کی زیارت کا موقع ملا اور برائے کمپوزنگ دیئے گئے۔ جوکہ صفر المظفر 1432ھ جنوری 2011ء کو برائے پروف ریڈینگ واپس ملے۔ الحمدللہ! دوتین دنوں میں بعداز پروف ریڈنگ کمپوزر صاحب کی خدمت میں برائے مزید کاروائی پیش کررہا ہوں۔

قارئین کرام! (خواتین وحضرات) ان کے مطالعہ اور خلوص کے ساتھ عمل پیرا ہوکر اُخروی نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔"اللہ کریم جل جلالہ اپنے خاص حبیب رحمت اللعالمین شفیع المذنبین سیدنا وسید عالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ کے طفیل بندۂ ناچیز کی اس سعی کوشرفِ قبولیت سے نواز دے۔ بلکہ جملہ کتب (قریباً51 تعداد) کو بھی۔اور جملہ مسلمانانِ عالم کے حال پر رحم وکرم فرمادے۔آج کل مسلمانوں کا حال ناگفتہ بہ ہے کیونکہ قرآن وسنت کی خلاف ورزی کے عادی ہوگئے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں پرکوئی نیک اور عادل حکمران مسلط فرمادے۔ جب انصاف ہوگا تو تمام برائیاں وجرائم ختم ہونگے۔ عادل صاحبِ اقتدار ہی ہرقسم کی برائیاں ختم کرسکتے ہیں۔

کمترین محمد عبدالخالق توکلی عفی عنہ

نوٹ: بندۂ ضعیف وعلیل کی کتب کی فہرست بھی ملاحظہ فرمائیے۔

1۔ بے مثل ولادت وسیرتِ طیبہ حضرت محمد ﷺ صفحات 520

2۔ امہات المومنین۔ صفحات 368

3 تا 6 خلفائے راشدینؓ صفحات 1100 (حصہ 1 تا 4)

7 امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صفحات 370

8 گلشنِ محمدیہ ﷺ کے مہکتے پھولؓ صفحات 304

9 نجوم ہدایتؓ (7½ ہزار صحابہ کرام کے اسمائے گرامی) صفحات 304

10۔ ''رضی اللہ عنہم''

11۔ جملہ امراض کا علاج اور اورادِ روز وشب

12۔ شاہراہِ ہدایت

13۔ مردوں کو زندوں کی ضرورت

14۔ شاہراہِ طہارت

15,16۔ اربعین شریف (دو مجموعے)

17۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ صفحات 128

18۔ مصباحِ نجات۔ صفحات 304

19۔ ذکرِ جمیل خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی رحمۃ اللہ علیہ

20 '24 پنج گنج (حصہ اوّل) اصحاب البدر رضی اللہ عنہم، ابن زبیرؓ، قیمتی جواہرات، حدائق الاخیار، ذکر الٰہی

25۔ خواجہ معظم الدین رحمۃ اللہ علیہ

26۔ تاریخ ہائے عرائس (ایام اللہ)

27۔ گلزارِ تو کلیہ خالقیہ (منظوم)

28۔ عباد الرحمٰنؒ

29۔ اربعین نورانی

30 تا 33 اسلامی مشغلہ حصہ اوّل، دوم، سوم، چہارم

کمترین

محمد عبدالخالق توکّلی عفی عنہ

12۔ شوال المکرّم 1432ء

11۔ ستمبر 2011ء

ناشر:

مکتبہ سلطانیہ

محمد پورہ فیصل آباد فون: 041-2637239